بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کے متعلق

جماعت اہلحدیث کے

محمد صدیق رضا صاحب

کی

غلط فہمیاں اوران کا ازالہ

ترتیب وپیشکش

الف دین (عبداللہ)
ضلع نیلم آزاد کشمیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اوران کا ازالہ
ترتیب وپیشکش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الف دین (عبداللہ)
سال طباعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سنہ ۱۴۴۳ھ مطابق ستمبر سنہ ۲۰۲۱ء
اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اول
تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۵۰۰
رابطہ نمبر:۔ 03445809662- 03459584492
ملنے کا پتہ:۔ عثمان آٹوز ٹاہلی منڈی مظفرآباد آزاد کشمیر

دفتر جماعت المسلمین گامی اڈہ ایبٹ آباد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا، وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ،وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ۔ (الاعراف ۱۷۹)ان کے پاس دل تو ہیں لیکن ان کے ذریعہ سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں، کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں، (یعنی حق بات کو جاننے کیلئے دل، آنکھ اور کان سے کام نہیں لیتے) یہ لوگ چوپایوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ (راہ راست سے) بھٹکے ہوئے یہ لوگ (اپنے انجام سے) غافل ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پیش لفظ

کسی بھی تحریک اور تحریر کے پیچھے کوئی نہ کوئی جزبہ ضرور کارفرما ہوتا ہے۔ گمراہ اپنی گمراہیوں کو ہدایت کے نام پر طشت ازبام کرتے رہتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت مل چکی ہو وہ اپنے من کی دنیا دوسروں کی ہدایت کیلئے صفحہ قرطاس پر بکھیر کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ تعجب اس بات پر نہیں کہ لوگ بھٹکے ہوئے کیوں ہیں؟ تعجب اس بات پر ہے کہ بھٹکے ہوئے دوسروں کو راہ راست پر لانے کیلئے سرگرداں ہیں۔ اور ہر سچائی کو نیست و نابود کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَيۡنَا كُلَّ نَفۡسٍ هُدٰهَا وَلٰكِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّىۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ (الم السجدہ ۱۳) اور (اے رسول) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے (میرا وہ) وعدہ پورا ہو کر رہے گا (جو میں پہلے کر چکا ہوں کہ) میں ضرور (نافرمان) جنّات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا (اگر سب کو ہدایت دے دیتا تو یہ وعدہ کیسے پورا ہوتا)۔

یہی وجہ ہے کہ مذہبی انتہا پسندی، ہارس ٹریڈنگ اور فلور کراسنگ تو عام ہے لیکن دین اسلام کی طرف کوئی منہ نہیں کرتا۔ ایک نام نہاد اہلحدیث مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ مجھے کوئی قرآن مقدس کی ایک ہزار آیات بیّنات پیش کرے اور وہ اپنے مطلب میں بالکل واضح ہوں یعنی وہ مسئلہ ان سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہو مگر سلف صالحین نے ان سے مسئلہ ثابت نہ کیا ہو یا اس کے خلاف مسئلہ ثابت کیا ہو تو میں یہ کہوں گا کہ قرآن تو صحیح ہے مگر میرا فہم صحیح نہیں ہے۔ مولوی صاحب کا مطلب یہ

ہے کہ قرآن مقدس سے تعلق ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے لیکن سلف سے تعلق نہ ٹوٹے۔ حالانکہ یہ وہی تعلق ہے جس کی بنیاد پر اہلحدیث اَطِیۡعُوا للّٰہَ وَاَطِیۡعُولرَّسُوۡلَ کا نعرہ لگا کر دوسروں سے الگ ہوئے تھے؟

پھر اسی نعرہ کی بنیاد پر انہوں نے دیوبندیوں اور بریلویوں کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ جب چاہا اہلحدیث کے نام سے انہیں زچ کرلیا۔ جب چاہا محمدی کے نام سے ان کی ہوا نکال دی۔ اور پھر اپنے کو اصلی اہلسنت ظاہر کر کے تو انہیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سنت سے بے دخل کر دیا۔ لیکن دین اسلام کے علاوہ ہر کمال کو زوال ہے۔ لہذا جماعت المسلمین کا احیاء ہوتے ہی جماعت اہلحدیث بھی آزمائش کا شکار ہوگئی۔

لہذا اپنی اجارہ داری کو بحال رکھنے کیلئے انہوں نے اپنی توپوں کا رخ جماعت المسلمین کی طرف موڑ دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ جتنی شدت سے وہ مخالفت کرتے گئے اتنی ہی شدت سے لوگ ان سے ٹوٹتے گئے۔ جب ہر محاذ پر انہیں شکست ہوتی دکھائی دی تو مجبوراً انہیں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ہمارا نام منجانب اللہ مسلمین ہے، اہلحدیث ہمارا وصفی نام ہے جو ہمارے کام کو ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک سفید جھوٹ تھا، کیونکہ سری لنکا میں یہ اپنے کو توحیدی، سوڈان میں انصار السنہ والمحمدیہ، افغانستان میں اشاعت الی القرآن والسنہ، مصر میں الجماعۃ الاسلامیہ اور بلاد عرب میں سلفی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

بہرحال جماعت المسلمین سے سالہا سال کی ہزیمت کے بعد اب ان میں یہ شعور اجاگر ہوا کہ بجائے اس طرح مقابلہ کرنے کے تمام فرقوں کی خوشنودی حاصل کر کے ''رجسٹرڈ، تکفیری اور فرقہ مسعودیہ'' کی گردان دہرا دہرا کر جماعت المسلمین کو تارگٹ کیا جائے۔ اس میں زبیر علی زئی صاحب کے بعد صدیق رضا صاحب پیش پیش ہیں۔ موصوف کے دہرے معیار کا یہ عالم ہے کہ باقی کسی کی بھی تکفیر انہیں نظر نہیں آتی۔ اور جو تکفیر نہیں کرتے انہیں زبردستی یہ تکفیر کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ (آل عمران ۱۶۷) وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔

موصوف نے اپنے ایک کتابچہ کیا رجسٹرڈ جماعت المسلمین ایک تکفیری فرقہ ہے؟ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تکفیر کے علاوہ جماعت المسلمین کا گویا اور کوئی کام ہے ہی نہیں۔ اب اگر کوئی اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کرے تو بداخلاقی، بد کلامی اور الفاظ کا ایسا جادو جگایا جاتا ہے کہ موصوف نصف صدی کا حساب و کتاب منٹوں میں برابر کر دیتے ہیں۔ لیکن ''جماعت اہلحدیث'' کو جماعت کس نے کہا؟ اس کی طرف نہ وہ منہ کرتے ہیں اور نہ کبھی ان شاء اللہ کر سکیں گے۔

فعالیت جماعت کا حسن ہے اور جمود اسے زنگ آلودہ کرتا ہے۔ دفاع کسی بھی قسم کا ہو اس کیلئے ہر وقت اٹیک کی پوزیشن ضروری ہے۔ جماعتیں بیرونی مخالفت سے نہیں بلکہ اندرونی خلفشار سے تباہ ہوتی ہیں۔ علم کی کاٹ تلوار سے زیادہ ہوتی ہے۔ تبلیغ سے عاری اور مطالعہ سے منہ موڑنے والوں کی حیثیت چلتی پھرتی لاشوں سے زیادہ کچھ نہیں رہتی۔ اور زندہ لاشوں کے بس کی بات نہیں کہ وہ دین اسلام یا جماعت کیلئے کچھ کر سکیں۔ اور یہ بھی المیہ سے کم نہیں کہ اکثریت یہ بھول چکی ہے کہ کرنا کیا ہے۔ تو پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا خواب کس طرح شرمندہ تعبیر ہوگا؟ نئی پود تقریباً تمام کی تمام اسلام بیزار ہو چکی ہے۔ لہذا فتنوں کا مقابلہ ہو تو کیسے؟ باطل کی یلغار کے سامنے کھڑا ہو تو کون؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ (محمد ۷) اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ بس یہی وہ واحد سہارا نظر آتا ہے جسے مدنظر رکھتے

ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صدیق رضا صاحب کے الزامات، دہرے معیار اور کتمان حق کو غلط فہمی اور جواب کو ازالہ کے نام سے شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ مؤلف۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غلط فہمی ا:۔ کیا رجسٹرڈ جماعت المسلمین ایک تکفیری فرقہ ہے؟ (حوالہ مذکور صفحہ ا)

ازالہ:۔ جی نہیں! یہ سفید جھوٹ ہے اور لفظ جماعت المسلمین کی اہمیت اور افادیت کو ختم کرنے کی بہت بڑی سازش ہے۔ راقم ۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۱ء تک انگریز لارڈ میکالے کی رجسٹریشن میں وقت گزار چکا ہے۔ لہذا رجسٹریشن اس کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن جماعت المسلمین کے مخالفین کیلئے یہ بہت بڑا کارآمد ہتھیار رہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا کام نہیں چلتا۔

ارکان جماعت المسلمین جب حدیث تَلۡزَمُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَھُمۡ اور فَاعۡتَزِلۡ تِلۡكَ الۡفِرَقَ کُلَّھَا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) پر عمل پیرا ہیں تو اس میں تکفیر کہاں سے آگئی اور جماعت المسلمین فرقہ کیسے بن گئی؟ جماعت المسلمین تو اصل نام ہے اور عہد رسالت سے چلا آرہا ہے، فرقہ تو علیحدہ فرقہ وارانہ امتیازی نام سے بنتا ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے جماعت کہا ہے موصوف اسے فرقہ سمجھتے ہیں اور جسے فرقہ کہا ہے اسے جماعت کہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

محمد زکریا اقبال صاحب حنفی دیوبندی متخصص فی الحدیث استاد جامعہ دارالعلوم کراچی حدیث تَلۡزَمُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَھُمۡ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جماعۃ المسلمین سے مراد یہ ہے کہ وہ جماعت جو ایک امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری پر متفق ہو اور جو اس کی بیعت سے انکار کرے وہ جماعت سے خارج ہے۔ (تفہیم المسلم شرح صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۵۵) لہذا اب صدیق رضا صاحب اگر ہماری نہیں مانتے تو ایک دیوبندی عالم کی بات تو تسلیم کرلیں۔

غلط فہمی ۲:۔ رجسٹرڈ جماعت جیسے متشدّد فرقے جو قوموں کی قومیں اور ملکوں کے ملک سب ہی کے ایمان کی نفی کرتے ہیں اور محض اپنے فرقہ کے گنتی کے چند لوگوں ہی کو مسلم اور امت مسلمہ سمجھتے ہیں باقی سب ہی ان کے نزدیک امت مسلمہ سے خارج ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲)

ازالہ:۔ موصوف جماعت المسلمین کی دشمنی میں اپنا دماغی توازن کھو چکے ہیں ورنہ اتنی بہکی بہکی باتیں کبھی نہ کرتے۔ تمام فرقے اگر امت مسلمہ میں شامل ہیں تو پھر ایک جماعت سے چمٹنے اور باقی سب سے علیحدگی کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ اگر فرقے امت مسلمہ سے خارج نہیں ہیں تو پھر سب کی اپنی اپنی مسجدیں، اپنی اپنی آذان اور اپنی اپنی نمازیں کیوں ہیں؟ اور موصوف جو فتوے جماعت المسلمین پر فٹ کر رہے ہیں وہ ان پر فٹ کیوں نہیں کرتے؟

مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام بین المذاہب مکالمے کے موضوع پر منعقدہ سہ روز

کانفرنس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے سعودی فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ نے کہا کہ مسلمانوں کو اس وقت انتہا پسندی سمیت کئی بڑے چیلنجز درپیش ہیں۔ دشمنان اسلام کے علاوہ انتہا پسند مسلمانوں کی ساکھ کو بدنام کرنے کیلئے ناپاک کوششیں کر رہے ہیں، ان کے بقول اسلام پر چاروں طرف سے یلغار ہو رہی ہے جس کے مقابلے کیلئے امہ کے متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے مسلم امہ نے پہلے تو چار مختلف مکاتب فکر حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی میں تقسیم ہو کر اتحاد و یکجہتی کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ نتیجتاً اپنی اپنی آذان، اپنی اپنی نماز، اپنا اپنا وقت اور طریق نماز اور اپنے اپنے عقیدے میں بٹ کر ہم عالمی برادری میں راندہ درگاہ ہوگئے اور ہماری کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر اسلام دشمن طاغوتی طاقتوں نے نہ صرف خود کو اتحاد و یکجہتی کی لڑی میں پرو دیا بلکہ وہ مسلم امہ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے بھی درپے ہوگئے۔ اسلام دشمنوں کے اس اتحاد کے نتیجے میں آج اسرائیل مسلم امہ کے خلاف صہیونی کروسیڈی سازشوں کا مرکز بن چکا ہے اور امریکی سرپرستی میں وہ عرب ممالک، مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا کے مسلم ممالک کو آنکھیں دکھا رہا ہے اور ہمارے قبلہ اول کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دے رہا ہے۔

بین المذاہب مکالمہ میں یقیناً کوئی مضائقہ نہیں مگر پہلے مسلم امہ کو فرقہ بندیوں سے نکل کر ایک اللہ، ایک رسول اور ایک کتاب کے راستے پر چلنا ہوگا اور قرآن مجید میں دکھائے گئے سیدھے راستے کو اپنی فلاح و بقاء کیلئے منتخب کرنا ہوگا جس میں شیعہ، سنی، دیوبندی، اہلحدیث اور اہل وہاب کا کوئی تصور نہیں بلکہ امت واحدہ صرف مسلم ہیں۔ اسلام ہمیشہ کیلئے قائم رہنے اور دنیا پر غالب آنے والا دین ہے، جسے ہم نے خود ہی فرقوں میں بٹ کر کمزور کیا ہے۔ (نوائے وقت ۶ جون ۲۰۰۸ء)

غلط فہمی ۳:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں کا ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو۔ ایمان کے بعد فاسق ہونا برا نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔ حوالہ مذکور صفحہ ۲)

ازالہ:۔ جماعت المسلمین کسی بھی قوم یا فرقہ کا مذاق نہیں اڑاتی۔ موصوف ثبوت پیش کریں کہ ہم نے کب کسی کا مذاق اُڑایا ہے؟ اگر وہ ثبوت پیش نہ کرسکیں اور ہرگز پیش نہ کرسکیں گے تو پھر جماعت المسلمین کو تکفیری، رجسٹرڈ اور فرقہ مسعودیہ کہنے والے کس منہ سے کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو؟ اور جو پکار رہے ہیں تو پھر وہ ظالم کیوں نہیں ہیں؟

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب لکھتے ہیں:۔

زندہ دل اہلحدیث جہاں بھی ہوگا وہ اہل باطل سے برسرِ پیکار ہی ہوگا۔ آپ پاکستان کے سیاسی اور جمہوری اہلحدیثوں کو نہ دیکھیں وہ تو صرف اپنے نفس کے بندے ہیں جو آپس میں صرف اپنے اقتدار کیلئے لڑ رہے ہیں۔ وہ تو حقیقت میں اہلحدیث ہی نہیں۔ آپ ان کو دیکھیں جو اصل اہلحدیث ہیں۔ (اہلحدیث کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ صفحہ ۱۴) اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ اپنے لوگوں پر عیب کون لگا رہا ہے؟

غلط فہمی ۴:۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا جس کسی نے اپنے بھائی سے کہا اے کافر! پس یہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹے گا۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳)

ازالہ:۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور اس کلمہ کا مستحق ہو جاتا ہے۔لیکن یہ قانون خاص کیوں ہے عام کیوں نہیں؟ اس میں مخالفین ہی کیوں آتے ہیں اپنی محبوب شخصیات کیوں نہیں آتیں؟ مسعود احمدؒ صاحب کی تحریروں اور تقریروں کو کرید کرید کر اپنے مطلب کے معنی پہنانا اور جو لوگ علی الاعلان ایک دوسرے کی تکفیر کر رہے ہیں انہیں جان بوجھ کر نظر انداز کر دینا یہ کہاں کا انصاف ہے؟

المسلم شمارہ ۱۰ میں ''نا قابلِ فراموش'' کے عنوان سے ایک مضمون چھپا تھا۔جس میں سعید احمد صاحب لکھتے ہیں: میں سرحد کے علاقہ حضرو کا رہنے والا ہوں اور بعد از تحقیق جماعت المسلمین میں شامل ہو چکا ہوں اور الحمدللہ اب میں مسلم ہوں اور میرا کسی فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ابتدا میں میرا تعلق اہلحدیث فرقے سے تھا اور ہمارے علاقہ کے سربراہ زبیر علی زئی صاحب تھے جنہیں آپ بخوبی جانتے ہیں۔جب زبیر علی صاحب کو میرے بارے میں یہ علم ہوا کہ میں جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کر کے مسلم بن چکا ہوں تو انہوں نے مجھے اپنے پاس بلوایا۔چنانچہ میں ایک اور مسلم بھائی حافظ محمد فردوس کو ہمراہ لے کر پیرداد کی طرف چل پڑا، ہم تقریباً شام ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گئے۔

اجازت ملنے پر جب ہم اندر گئے تو زبیر صاحب نے جارحانہ انداز میں ہم سے مختلف امور پر بحث شروع کر دی اور یہ بحث جماعت المسلمین کے خلاف ان امور سے متعلق تھی جن پر جماعت المسلمین سختی سے عمل پیرا ہے۔الغرض یہ بحث درپردہ ان احادیث صحیحہ کے خلاف تھی جن پر اہلحدیث عمل نہیں کرتے، اہلحدیث ہو کر حدیث کی مخالفت بڑی عجیب وغریب بات تھی۔بہرحال ہم دلائل دیتے گئے اور وہ لاجواب ہوتے رہے، ایک مرحلہ پر جب وہ بری طرح پھنس گئے تو انہوں نے زلفیں رکھنے کو بدعت کہا اور گنجے پن کو درست قرار دیا تو ہم نے ان کی خوب گرفت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جب ہمارے لئے کامل نمونہ ہے تو بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میں سوائے حج کے موقعہ کے کب بال منڈوائے؟

زبیر صاحب یہ سن کر مشتعل ہو گئے اور انہوں نے جناب مسعود احمد صاحب کو واضح الفاظ میں تین گواہان کے سامنے اعلانیہ کافر کہا! جب ہم نے ان کے اس فتویٰ کے بارے میں یہ اصرار کیا کہ وہ یہ فتویٰ تحریری طور پر معہ اپنے دستخط کے ہمیں دے دیں تو وہ فوراً منکر ہو گئے۔بہرحال جن لوگوں کے سامنے انہوں نے جناب مسعود احمد صاحب کو کافر کہا ان میں راقم الحروف کے علاوہ ہمارے مسلم بھائی حافظ محمد فردوس اور زبیر صاحب کے ایک ساتھی حافظ سلیمان صاحب جو کہ ان ہی کی مسجد کے پیش امام بھی ہیں موجود تھے۔

اب اس مختصر سی روئیداد کے بعد ہم صدیق رضا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا ان کے استاد جناب زبیر علی زئی

صاحب بھی ان کے بیان کردہ فتویٰ کی زد میں آتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

غلط فہمی ۵:۔ سیدنا حذیفہ بن الیمانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس آدمی کا بڑا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا ، یہاں تک کہ اس (تلاوت) کی تازگی اس کے چہرے پر ظاہر ہوگی اور وہ (بظاہر) اسلام کی مدد کرنے والا ہوگا۔ جس قدر اللہ چاہے گا اسے متغیر کردے گا پھر وہ دین اسلام سے نکل جائے گا اور دین کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دے گا اور اپنے (مسلم) پڑوسی پر تلوار کے وار کرے گا اور ان پر شرک کی تہمت لگائے گا۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۴)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب کی پیش کردہ حدیث کا مصداق جماعت المسلمین نہیں ہوسکتی۔ اگر ہوتی تو موصوف ضرور اس کا کوئی نہ کوئی ثبوت پیش کرتے۔ البتہ جماعت اہلحدیث اس معیار پر سو فیصد پورا اتر رہی ہے۔ اور جو پورا اُتر رہے ہیں ان کی طرف کوئی نظرِ التفات ہی نہیں کرتا۔ ورنہ موصوف اس طرح کی ہرزہ سرائی کبھی نہ کرتے؟

حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب لکھتے ہیں:۔

جہاں کہیں بھی کوئی زندہ دل اہلحدیث ہے۔ اس کو ہر ایک سے لڑنا پڑتا ہے۔ ملحدوں اور بے دینوں دیوبندیوں ، بریلویوں، شیعوں اور مسعودی مسلمینیوں سے۔ اسی لئے لوگ اہلحدیث کو لڑاکے کہتے ہیں۔ اللہ اہلحدیث کی اتنی مدد کرتا ہے کہ ایک ایک اہلحدیث نے شرک و بدعت کے مرکزوں میں جا کر حق کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ اہلحدیث جماعتیں اور اہلحدیث مسجدیں بنا دیں، بہاولپور میں کوئی بھی اہلحدیث نہیں تھا جبکہ آج صرف بہاولپور شہر میں آٹھ مساجد ہیں (اہل حدیث کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ صفحہ ۱۳)

مزید لکھتے ہیں:۔

یہ تو ہم سے پوچھیں کہ ہمیں یہاں بہاولپور میں دیوبندیوں، بریلویوں اور شیعہ سے کس طرح جنگ لڑنا پڑتی ہے اور کس طرح بظاہر وہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں، لیکن بالآخر اللہ کے فضل سے نتیجہ ہمارے حق میں نکلتا ہے۔ وہ مغلوب ہوتے ہیں اور ہم منصور۔ آج جو ہمارا سخت دشمن ہے کل کو اللہ اس کے بیٹے کو اہلحدیث بنا دیتا ہے جس سے آہستہ آہستہ ان کا سارا خاندان اہلحدیث ہو جاتا ہے۔ (اہل حدیث کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ صفحہ ۱۵)

غلط فہمی ۶:۔ رجسٹرڈ فرقہ کا بھی یہی حال ہے کہ خاص طور پر امت مسلمہ میں سے اہلحدیث اور دیگر ایسے موحد مسلم جو کفر و شرک سے بری ہیں اُن پر بھی کفر و شرک کے بہتان لگاتے ہیں حالانکہ اس کے لئے جو آیات پڑھتے ہیں ان میں جن اعمال کو کفر و شرک کہا گیا ہے ان اعمال سے وہ بالکل بری ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۵)

ازالہ:۔ پچھلی غلط فہمی کے ازالہ میں حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب کے توسط سے یہ لکھا جا چکا ہے کہ ایک ایک اہلحدیث نے شرک و بدعت کے مرکزوں میں جا کر حق کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ دوسروں پر شرک و بدعت کے بہتان کون لگا رہا ہے؟ اگر یہ بہتان نہیں تو پھر ہم نے ان پر کون سے بہتان لگائے ہیں؟ اگر وہ ثابت نہ کرسکیں اور ہرگز ثابت نہ کرسکیں گے تو پھر ذیل میں

ہم موصوف کی منافقت کو عوام الناس کے سامنے اَلَمْ نَشْرَحْ کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب لکھتے ہیں:۔

آپ کو پتہ نہیں کہ آج کل کے بگڑے ہوئے مسلمان اہلحدیث کے کتنے دشمن ہیں اور اہلحدیثوں کو ان مسلمانوں سے کس طرح مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جنگ کبھی کافروں سے ہوتی ہے اور کبھی مسلمان منافقوں سے۔ اسی طرح آج اہلحدیث کو بھی مسلمان منافقوں سے واسطہ ہے۔ (اہل حدیث کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ صفحہ ۱۴)

گھر جاکھ گوجرانوالہ کے خالد گھر جاکھی صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں:۔

دیوبندیوں میں حق کی مقدار کتنی بھی ہو جب اس میں باطل آ گیا خواہ تھوڑا ہی ہو وہ باطل ہو گیا ہم اس کو حق نہیں کہہ سکتے۔ حق خالص کو ہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اہلحدیث ہیں جو سوائے قرآن و حدیث اور سوائے اللہ اور اس کے رسول کے کسی کو دین میں داخل نہیں کرتے۔ باقی رہا کہ فلاں حق کے قریب ہے تو حق کے قریب ہونے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ حق کے قریب تو ابوطالب بھی تھا۔ حق کے قریب تو ہرقل قیصر روم بھی تھا لیکن ان کو کیا فائدہ ہوا؟ (حقیقتِ تقلید صفحہ ۱۰۰)

غلط فہمی ۷:۔ مسعود احمد صاحب: وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (الروم ۳۱/۳۲) کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ (یعنی) ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے۔ تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذاہب) ان کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔ حالانکہ ان آیات میں تو ''تفریق فی الدین'' دین میں تفریق، دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گروہ گروہ ہو جانے کو مشرکین کا عمل بتایا گیا ہے۔

(حوالہ مذکور صفحہ ۵)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب سخت الجھن کا شکار ہیں اور اس قدر حواس باختہ ہو چکے ہیں کہ اب قرآنی آیات بھی ان کی دست درازی سے محفوظ نہیں ہیں۔ امت مسلمہ اگر ابھی تک تقسیم ہی نہیں ہوئی تو پھر موصوف کی عظمت کو تیس توپوں کی سلامی ہو۔ فراڈ کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے لیکن موصوف نے اس مقام پر تمام حدود کو پار کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ موصوف ہر حال میں جماعت المسلمین کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ مندرجہ بالا آیات کی حقانیت تو ہر فرقہ کے ہاں مسلّم ہے۔ موصوف صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب و مسالک کے علماء کو چونا لگا رہے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو کسی ایک عالم سے ثابت کر دیں جس نے مندرجہ بالا آیات سے وہ مراد نہ لی ہو جو مسعود احمدؒ صاحب لے رہے ہیں۔

گھر جاکھ گوجرانوالہ کے خالد گھر جاکھی صاحب لکھتے ہیں:۔

جو بھی دین میں کوئی مسئلہ گھڑے اور اسے چالو کرے وہ اللہ کا شریک ہے۔ قرآن مجید میں ہے: اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ (شوریٰ ۲۱) کیا ان کے ایسے شریک بھی ہیں جو ان کیلئے بغیر میری منظوری کے شریعت بناتے

ہیں۔ جب کسی کو امام بنا کر اس کے مسئلے لینا اس کو اللہ کا شریک بنانا ہے۔ تو تقلید تو خود بخود شرک ہوگئی اور مقلد مشرک ہوگیا۔ (حقیقت تقلید صفحہ ۱۰۱) اب صدیق رضا صاحب اگر ہماری نہیں مانتے تو اپنوں کی تو مانیں۔

غلط فہمی ۸:۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے دین میں جو بات موجود ہے وہ توحید و رسالت اور ایمانیات ہیں، اسی چیز کو دین کہا گیا ہے۔ باقی مسائل کا اختلاف تو مختلف انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی رہا ہے۔ اگر ان تمام تفصیلات سے صرفِ نظر کیا جائے تب بھی دین قرآن وحدیث ہے۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۵)

ازالہ:۔ موصوف کا فرقہ واریت کو کھلی چھوٹ دے کر قرآن وحدیث کا دعویٰ اور انبیاء علیہ صلوٰۃ والسلام کی شریعتوں میں اختلاف کا نعرہ اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ اپنے اپنے مذاہب ومسالک کی حمایت میں اس قدر کھو جانا کہ دین اور مذہب، دین کی شریعت اور فقہی موشگافیوں میں کوئی حد فاصل ہی باقی نہ رہے تو یہ اہل علم کی کتمان حق کی بدترین مثال ہے کہ وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مصلحتاً انجان بنے ہوئے ہیں۔ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اگر توحید ہے تو پھر وَلَا تَفَرَّقُوْا اور وَلَا تَتَفَرَّقُوْا کے لَا میں بھی تو یہی چیز بیان کی گئی ہے۔ پھر فرقہ واریت کو کھلی چھوٹ کیوں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ (آل عمران ۸۳) کیا ان لوگوں کو اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے۔ (۲) وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَالْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران ۸۵) جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہوگا تو وہ دین اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا غور کریں کہ وہ مذاہب ومسالک جو تفرقہ بازی میں ملوث ہو چکے ہیں۔ کیا اللہ کے ہاں شرف قبولیت کی سند پا لیں گے؟

غلط فہمی ۹:۔ الحمدللہ اہلحدیث ودیگر توحید وسنت پر قائم دنیا جہاں کے مسلم لوگ اس پر قائم ہیں، پورے دین کو مانتے ہیں، ان پر قرآن مجید کی یہ آیات فٹ کر کے انہیں مشرک قرار دینا نرا بہتان ہے۔ حدیث کے مطابق بہتان لگانے والوں پر ہی شرک وکفر کا حکم لوٹے گا۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۵)

ازالہ:۔ موصوف جب یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ امت مسلمہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے تو پھر بے شک وہ اپنے کو توحید وسنت پر سمجھتے رہیں کون ان کا منہ بند کر سکتا ہے۔ بہرحال ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ تمام مترجمین اور مفسرین سورۃ الروم کی آیت ۳۲/۳۱ کے حوالہ سے اس بات پر متفق ہیں کہ یہود ونصاریٰ کی طرح امت مسلمہ بھی مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ تو پھر اس میں بہتان کہاں سے آ گیا؟ تفسیر احسن البیان میں حافظ صلاح الدین یوسف صاحب مندرجہ بالا آیات کریمہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

یعنی ہر فرقہ اور گروہ سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے اور دوسرے باطل پر۔ اور جو سہارے انہوں نے تلاش کر رکھے ہیں جن کو وہ دلائل سے تعبیر کرتے ہیں ان ہی پر خوش اور مطمئن ہیں۔ یعنی اصل دین کو چھوڑ کر یا اس میں من مانی تبدیلیاں کر کے الگ الگ فرقوں میں بٹ گئے، جیسے کوئی یہودی، کوئی نصرانی اور کوئی مجوسی وغیرہ ہو گیا۔

بدقسمتی سے ملت اسلامیہ کا بھی یہی حال ہوا کہ وہ بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئی اور ان کا بھی ہر فرقہ اس زعم باطل میں مبتلا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ حالانکہ حق پر صرف ایک ہی گروہ ہے جس کی پہچان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دی ہے کہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔

آسان ترجمہ قرآن میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دیوبندی مندرجہ بالا آیات کریمہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

انسان جب پہلے پہل دنیا میں آیا تو اس نے اسی فطری صلاحیت سے کام لے کر دین حق کو اختیار کیا۔ لیکن پھر لوگوں نے الگ الگ طریقے اختیار کر کے اپنے آپ کو مختلف مذاہب میں بانٹ لیا۔ اسی کو دین کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور فرقوں میں بٹ جانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

گھر جا کھ گوجرانوالہ کے خالد گھر جاکھی صاحب لکھتے ہیں:۔

تقلید کرنے والے اصل میں کلمہ توحید کا مطلب نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی وہ اس کلمہ کے اندر بیان شدہ توحید کی حدود کو جانتے ہیں۔ اگر مقلدین کو کلمہ توحید کی حقیقت کا علم ہو جائے تو وہ یا کلمہ نہ پڑھیں یا تقلید کو چھوڑ دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بندہ کسی کی تقلید کرتا ہے تو وہ اپنے امام کو گویا نبی بناتا ہے اور نبی کی بات چونکہ عین اللہ کی بات ہوتی ہے تو گویا وہ اپنے امام کو اللہ کا درجہ دیتا ہے۔ (حقیقتِ تقلید صفحہ ۱۰۱)

مزید لکھتے ہیں:۔

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ جملہ رکھا ہے: فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کہ اگر وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اس تعبیر کو نہ مانیں تو پھر تم ان سے کہو کہ تم گواہ رہو ہم اس کلمہ کو مانتے ہیں تم نہیں مانتے نہ مانو، مسلم ہے ہی وہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وہ معنی مانے جو قرآن نے اس آیت میں بیان کئے ہیں ورنہ وہ مسلم ہی نہیں۔ فوجداری کر کے وہ مسلم بنا رہا ہے تو اس کی مرضی ہے۔ (حقیقتِ تقلید صفحہ ۱۰۳) اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ کفر و شرک کا بہتان کس پر لوٹ رہا ہے؟

غلط فہمی ۱۰:۔ سردست ان ہی چند دلائل پر اکتفا کرتے ہوئے ہم آگے بڑھتے ہیں اور آپ کے سامنے وہ ثبوت پیش کرتے ہیں جن سے ان کا تکفیری ہونا روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۶/۵)

ازالہ:۔ سردست اب تک ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیق رضا صاحب کے حصہ کا زیادہ تر کام کر دیا ہے۔ اب آگے وہ کیا کاروائی کرتے ہیں اسے بھی دیکھا جائے گا۔ لیکن اتنی بات وہ بھی یاد رکھیں کہ فرقہ بندی اتنا قبیح فعل ہے کہ جان کی بازی لگا کر بھی اس سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے۔ ورنہ آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اور اگر درخت کی جڑیں چبانا پڑیں تو چبا کر مر جانا لیکن تمہیں موت اس حالت میں آئے کہ تو کسی فرقہ میں شامل نہ ہو۔

غلط فہمی ۱۱:۔ جماعت المسلمین اور تمام فرقے امت مسلمہ میں شامل ہیں کا جواب دیتے ہوئے مسعود صاحب لکھتے ہیں: امت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں شامل نہیں۔ (وقار علی کا خروج) بات بڑی واضح ہے کہ مسعود صاحب نے اپنے فرقہ کے علاوہ بلا استثنٰی تمام مسلم لوگوں کو امت مسلمہ سے خارج قرار دے کر ان کی تکفیر کر دی۔ حوالہ مذکور صفحہ ۷)

ازالہ:۔ جی ہاں! بات تو بڑی واضح ہے لیکن موصوف کو اگر سمجھ نہیں آ رہی یا وہ جان بوجھ کر مکاری کر رہے ہیں تو پھر ہم انہیں کس طرح سمجھائیں؟ امت مسلمہ اور جماعت المسلمین ایک ہی چیز ہے کیونکہ اسلام میں فرقے نہیں اور فرقوں میں اسلام نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک جماعت کو جماعت المسلمین کہا اور باقی سب کو فرقے کہا، اگر فرقے بھی جماعت المسلمین یا امت مسلمہ ہوں تو پھر ایک جماعت کو جماعت المسلمین کیوں کہا؟ اگر فرقے بھی جماعت المسلمین ہوں تو پھر متعدد جماعت المسلمین ہو جائیں گی۔ اور یہ بات تو صدیق رضا صاحب کے علاوہ کسی کو بھی تسلیم نہیں ہے۔

مودودی صاحب فرقہ بندی کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اَوۡ یَلۡبِسَکُمۡ شِیَعًا وَّ یُذِیۡقَ بَعۡضَکُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ۔ (انعام ۶۵) یعنی اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے اور تم آپس میں ہی کٹ مرو۔

بھائیو! یہ عذاب جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان مبتلا ہیں۔ اس کے آثار مجھے پنجاب میں سب سے زیادہ نظر آ رہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے فرقوں کی لڑائیاں ہندوستان کے ہر خطہ سے زیادہ ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ پنجاب کی آبادی کثیر التعداد ہونے کے باوجود آپ کی قوت بے اثر ہے۔ اگر آپ اپنی خیر چاہتے ہیں تو ان جتھوں کو توڑ دیئے۔ ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیئے اور ایک امت بن جائیے۔ اللہ کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اللہ نے صرف ایک امت ''امت مسلمہ'' بنائی تھی۔ خطبات مودودی صفحہ ۱۲۳)

حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاولپوری حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کو حرام کے بچہ سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

جیسے ناجائز اولاد کا نام رکھنا گناہ نہیں اگر چہ پیدا کرنا گناہ ہے۔ ایسے ہی گمراہ فرقوں کا فرقہ وارانہ نام بھی گناہ نہیں اگر چہ فرقہ بنانا گناہ ہے۔ پھر جیسے غلط اولاد کی نسبت غلط ہوتی ہے اپنے باپ کی طرف نہیں ہوتی، ایسے ہی گمراہ فرقوں کی نسبت بھی اپنے اصلی یعنی اللہ اور رسول کی طرف نہیں ہوتی بلکہ کبھی کسی کی طرف ہوتی ہے اور کبھی کسی کی طرف۔ جسے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ گمراہ ہے۔ جیسے جائز اولاد کا پتہ اس کے صحیح نسب سے لگتا ہے ایسے ہی صحیح فرقہ کا پتہ بھی اس کی صحیح نسبت سے لگتا ہے۔ اس معیار پر اگر دیکھا جائے تو اہلحدیث ہی ایک جائز فرقہ ہے کیونکہ اس کا مذہب قرآن وحدیث ہے اور اس کی نسبت اللہ اور رسول کی طرف ہے۔ (اہلحدیث کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ صفحہ ۳۹) اب ہم صدیق رضا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ صرف اپنے کو حق پر سمجھنا اور دوسروں کو حرام کے بچہ سے تشبیہ دے کر گمراہ قرار دینا کیا یہ تکفیر نہیں ہے؟

غلط فہمی ۱۲:۔ رجسٹرڈ فرقہ میں بیجا تاویلات کے ماہر حضرات اگر یہ کہہ دیں کہ یہ تکفیر نہیں تو پھر اپنے رجسٹرڈ فرقہ کے بارے میں صرف اتنا سا ہی لکھ دیں کہ جماعت المسلمین امت مسلمہ میں شامل نہیں۔ اگر وہ نہیں لکھیں اور ہرگز نہیں لکھیں گے تو ان باطل تاویلات کا راز وہ خود فاش کر دیں گے (حوالہ مذکور صفحہ ۷)

ازالہ:۔ سبحان اللہ کیسا معیاری انصاف ہے۔ ہم لکھ دیں کہ جماعت المسلمین امت مسلمہ میں شامل نہیں ہے۔ جماعت المسلمین اور امت مسلمہ جب ایک ہی چیز ہے تو پھر ہم کیسے لکھ دیں؟ اور کیوں لکھ دیں؟ باطل تاویلات تو یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام چھوڑ کر خود ساختہ ناموں کو اصل نام ظاہر کر کے امت مسلمہ کی تباہی و بربادی کی بنیادیں بھی رکھی جا رہی ہیں اور بے بنیاد واہ ویلا بھی مچایا جا رہا ہے۔

حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاولپوری لکھتے ہیں:۔

ہمارا نام منجانب اللہ مسلمین ہے۔ پہلے سب لوگ مسلم تھے کوئی فرقہ نہیں تھا۔ سب کا طریقہ کار ایک ہی تھا۔ جب فرقہ پرستی شروع ہوگئی تو مختلف نام نمایاں ہوئے۔ جب شیعہ کا چرچا ہوا تو اہل سنت والجماعۃ کا نام مشہور ہوا۔ جب اماموں کی تقلید نے زور پکڑا تو اہلحدیث کے نام کو فروغ ہوا۔ (اصلی اہلسنت صفحہ ۳۰) اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ ان خود ساختہ ناموں سے توبہ تائب ہو کر اگر کوئی اپنی اصل کی طرف لوٹے تو اس میں کون سی قباحت ہے؟ اور یہ کہ باطل تاویلات کس کی فاش ہو رہی ہیں؟

غلط فہمی ۱۳:۔ جو شخص تمام فرقوں سے علیٰحدہ ہو کر صرف قرآن وحدیث پر عمل کرے وہ مشرک نہیں۔ میں اسے مسلم سمجھتا ہوں۔ کا جواب دیتے ہوئے مسعود صاحب لکھتے ہیں: ایسا شخص نہ قرآن پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر۔ قرآن مجید میں ہے: وَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ اس کا عمل اس آیت پر نہیں۔ حدیث میں ہے: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اس کا عمل اس حدیث پر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ وہ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے صحیح نہیں۔ (وقار علی کا خروج) یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک آیت اور ایک حدیث پر اگر عمل نہیں تو اس کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ یہ نہ قرآن پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر (حوالہ مذکور صفحہ ۷/۸)

ازالہ:۔ عجیب بات تو اس لئے ہے کہ موصوف اجتماعیت کو تہ و بالا کر کے فرقہ بندی کو حلال کرنا چاہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت کریمہ میں حرام قرار دیا ہوا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال قرار دینا کفر نہیں ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ کے بجائے تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْاِهْلِحَدِيْث سے وابستہ علمائے کرام بتائیں کہ وہ کس منزل کے متلاشی ہیں اور لوگوں کو کہاں لے جا رہے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا اَخْرَجَ مِنْ عُنُقِهٖ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ (رواہ الطبرانی فی الکبیر جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰) جو شخص جماعت المسلمین سے بالشت برابر بھی علیٰحدہ ہوا تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

ایک اور مقام پر جماعت المسلمین کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَاصَلٰوةَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْھِمْ (سعید بن منصور جلد۲ صفحہ۱۹۵ سندہ صحیح) جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونے والے کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ جب تک وہ واپس جماعت المسلمین میں شامل نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثَلَاثٌ لَایُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ اللّٰہِ، وَا لطَّاعَۃُ لِزَوِی الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رواہ الحاکم وصحیح علی شرط البخاری ومسلم ووافقہ الذھبی المستدرک جز اول صفحہ ۸۷) تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے معاملہ میں مؤمن کا قلب خیانت نہیں کرتا۔ عمل کو خالص اللہ کیلئے کرنا۔ امراء کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان احادیث کی روشنی میں موصوف کا دل کیا کہتا ہے۔ اگر وہ تحقیق کا حق ادا کرنا چاہیں تو انہیں یہ مضاف الیہ اور بھی حدیثوں میں مل سکتا ہے۔

غلط فہمی ۱۴: ۔ جب امیر کی اطاعت اور جماعت سے لزوم (بیعت وغیرہ) کے متعلق آپ سے کہا جاتا ہے کہ یہ آیات واحادیث حکومت واقتدار سے متعلق ہیں۔ امام سے مراد حاکم وقت ہے تو آپ کہتے ہیں کہ حکومت کی شرط نہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۱۱)

ازالہ: ۔ جی ہاں ہم بالکل صحیح کہتے ہیں کیونکہ امام سے مراد اگر ہر دور میں خلیفہ لیا جائے تو نماز عید خلیفہ کے ساتھ خاص ہو جائے گی کیونکہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں حاضر ہونے والوں کو جماعت المسلمین کہا ہے۔ اب معترضین حضرات یہاں یہ کیوں نہیں کہتے کہ عید کی نماز بھی خلیفہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سب فرقے ہیں۔ یہ نہ تو خلیفہ والی جماعت المسلمین میں ہیں اور نہ بغیر خلیفہ کے پھر یہ عید کی نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ اب نہ تو ان کی خواتین عید کی نماز پڑھ سکتی ہیں اور نہ یہ لوگ خود پڑھ سکتے ہیں۔ پھر جب کسی وقت یہ خلیفہ پر جمع ہوں گے تو عید کی نماز پڑھ سکیں گے۔ زکوٰۃ کا مسئلہ بھی خلیفہ کے ساتھ خاص ہو جائے گا اور نظام زکوٰۃ ختم ہو جائے گا جیسا کہ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے:۔

باب صلاۃ الامام ۔۔۔۔۔۔۔ امام کا زکوٰۃ دینے والے کیلئے دعا کرنے کا باب۔ امام بخاریؒ نے ایک اور باب میں لکھا۔ باب وسم الامام ۔۔۔۔۔ امام کا زکوٰۃ کے اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے داغ دینے کا باب۔ اب کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ جی بالکل زکوٰۃ خلیفہ ہی لے سکتا ہے بے حکومت امام زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ اس لئے کہ قرآن نے بھی زکوٰۃ کو حکومت کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُاالزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (الحج ۴۱) یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کو تمکنت (حکومت) عطا کریں تو نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں تو بتایئے یہاں کیا جواب ہے؟ کیا نماز زکوٰۃ اور تبلیغ حکومت کے ساتھ خاص ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ قرآن تو کہتا ہے کہ اگر ہم ان کو زمین میں حکومت دیں تو وہ ایسا کریں گے۔ لہذا ثابت ہوا کہ اطاعت امیر ہی اصل اطاعت ہے۔ یہی آزمائش نفس ہے۔ ورنہ خلافت کے دور میں تو بھلا کسی کی مجال کہ وہ خلیفہ کی اطاعت سے روگردانی کر سکے۔

غلط فہمی ۱۵: ۔ پھر ان آیات واحادیث میں بھی حکومت کی شرط نہیں۔ یا تو آپ حکومت کی شرط دکھائیں۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر آپ اپنے ہی فتوے سے غیر مسلم ثابت ہوتے ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۱۱)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب خود ہی مدعی، خود ہی وکیل اور خود ہی جج ہیں۔ ہم امارت کے ساتھ جب حکومت کی شرط لگاتے ہی نہیں تو پھر غیر مسلم کیسے ثابت ہو گئے؟ پانچویں کلاس کے طالب علم سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بی اے کے پیپر حل کرے۔ ہاں یہ امید ضرور کی جا سکتی ہے کہ یہی طالب علم ایک نہ ایک دن بی اے کے پیپر حل کرے گا۔ اب جو لوگ سستی، کاہلی اور بزدلی کا شکار ہیں یا ان کے دل بے ایمانی اور بیماری میں مبتلا ہیں وہی اصل حقیقت عوام الناس کے سامنے آشکار نہیں ہونے دیتے۔ لہذا ہم جماعت اہلحدیث کے دوسر کردہ علمائے کرام کا ایک انٹرویو جو مجلۃ الدعوۃ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا تھا کو ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

محمد حسین صاحب شیخوپوری کا انٹرویو

سوال: مولانا آپ نے جمیعت اہلحدیث کے ساتھ سیاسی اور تبلیغی میدان میں کام کیا ہے۔ اکابر علماء کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا ہے۔ قدیم و جدید جماعتی اختلافات سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں۔ ہم آپ سے یہ جاننا چاہیں گے کہ ہماری جماعت کی دھڑے بندی کے بنیادی اسباب کیا تھے؟

جواب: ہماری جماعت میں جماعتی الیکشنوں نے بڑی خرابی پیدا کی ہے، جمہوری طرز پر ہر پانچ سال بعد جب بھی الیکشن کا وقت آتا ہے تو رسہ کشی شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اقتدار کی ہوس اور جوڑ توڑ کی سیاست پیدا ہوتی ہے۔ حق و باطل کی تمیز نہیں رہتی۔ نتیجے کے طور پر جماعت میں محض سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ آگے آ گئے اور اختلاف بڑھتا رہا حتیٰ کہ وہ وقت بھی آ گیا جب ایک دوسرے کو برداشت نہ کیا گیا اور جماعت دھڑے بندی کا شکار ہو گئی۔

سوال: تو پھر آپ کے نزدیک اس مسئلے کا حل کیا ہے؟

جواب: سیدھا سادا امارت کا شرعی نظام قائم کیا جائے۔ ایک امیر مقرر کیا جائے اور اس کی سمع و طاعت کی جائے۔ ہر پانچ برس بعد اس کو ہٹانے کی کوشش کرنا غلط ہے۔ اسی غلطی نے ہمیں دھڑے بندی کی طرف دھکیلا ہے۔

سوال: آپ خود جمعیت اہلحدیث کے جمہوری نظم سے وابستہ رہے ہیں کیا آپ کو اس وقت بھی یہ خیال آتا تھا کہ ہمارا نظم شرعی ہونا چاہیئے۔

جواب: ہاں بالکل! میں ہمیشہ امارت شرعیہ کا داعی رہا ہوں۔ شاید ہی کوئی جماعتی مجلس یا میٹنگ ایسی ہو جس میں میں نے اس جمہوری نظم و دستور کی مخالفت نہ کی ہو۔ میں تو دعوت و جہاد کے منہج کا آدمی ہوں <u>جمہوریت کو ہمیشہ سے میں کفر ہی سمجھتا آیا ہوں</u>۔ میں اپنی تقاریر میں بھی جمہوریت کی خوب خبر لیتا ہوں۔

سوال: مولانا داؤد غزنویؒ نے جمیعت اہلحدیث کی بنیاد رکھتے وقت کیا سوچا تھا۔

جواب: مولانا داؤد غزنوی کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ اہلحدیث کو ایک سیاسی پلیٹ فارم دیا جائے۔لہذا مرکزی جمعیت اہلحدیث کی بنیاد یہی ذہن تھا۔

سوال: کیا اس وقت شرعی نظام کی بات ہوئی تھی؟

جواب: ہاں! مجھے یاد ہے غالباً علماء کا پہلا اجتماع جو اس سلسلہ میں منعقد ہوا تھا وہ دار العلوم '' تقویۃ الاسلام '' لاہور میں مولانا غزنویؒ نے بلایا تھا۔مولانا غزنویؒ کو حضرت حافظ محمد صاحب گوندلویؒ نے کہا تھا کہ آپ یہ تنظیم سازی بالکل نہ کریں۔علماء کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔وہ قرآن وحدیث کی آزادانہ خدمت کریں۔حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ نے تو کھل کر اس کی مخالفت کی تھی۔وہ امارت شرعیہ کے داعی تھے۔

سوال: مولانا غزنویؒ نے تو جمہوری نظم قائم کر لیا کیا شرعی نظم کے حامیوں نے بھی کوئی نظام بنایا تھا۔

جواب: ہاں شرعی نظم بنا تو تھا مگر افسوس کہ اس نظام کے دعویدار خود اس نظام پر پورے نہ اتر سکے اور عملاً کچھ نہ کر سکے۔مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مولانا محی الدین صاحب نے اپنی جماعت کے بعض لوگوں سے کہا تھا کہ جو بات آپ نے ماننی ہو وہ مجھے پہلے ہی بتا دیا کریں تاکہ میں آپ کو اس بات کا حکم دیا کروں۔۔۔۔۔جب شرعی نظام کے داعیوں کا یہ حال ہو تو وہ نظام کیسے چلا سکتے ہیں۔

سوال: اس کا مطلب ہے شرعی امارت کا نظام کامیاب نظام تو نہ ہوا۔

جواب: یہ نظام کی خرابی نہیں۔ان افراد کی کوتاہی ہے جو اس نظام کو صحیح معنوں میں پروان نہ چڑھا سکے۔اگر افراد کی تربیت درست کی جائے تو اس نظام کی کامیابی یقینی ہے۔

حافظ محمد یحیٰ عزیز میر محمدی صاحب کا انٹرویو

سوال: حافظ صاحب! ہمارے جماعتی انتشار کی وجوہ کیا تھیں؟

جواب: میرے نزدیک انتشار کا بڑا سبب عہدے کی حرص وطلب ہے۔۔عہدوں کی تقسیم میں باہمی مقابلہ ہوتا ہے۔حزب اقتدار اور حزب اختلاف پیدا ہوتی ہے۔اوراس کے نتیجے میں ہمیشہ کیلئے ایک جنگ برپا ہوتی ہے۔اگر عہدوں کی تقسیم ختم کردی جائے،بس ایک امیر ہو جس پر پوری قوم کا اعتماد ہو تو بہت اچھا نظام چل سکتا ہے۔

سوال: مولانا غزنویؒ اور مولانا سلفیؒ کی سیاسی وعلمی بصیرت مسلّم ہے ان بزرگوں نے آخر یہ کیوں نہ سوچا کہ ہم ایک شرعی نظم قائم کر لیں محض سیاسی نظم پر اکتفا کیوں کر لیا؟

جواب: اصل میں ان بزرگوں کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر ہم نے شرعی امارت کی بنیاد رکھ دی تو اس کی سمع وطاعت واجب ہوگی۔ اگر کسی نے اس کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو پھر لوگ فتوے لگائیں گے۔ اس لئے وہ امیر کا لفظ بھی پسند نہ کرتے تھے۔ صدر کا لفظ استعمال کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ فتووں سے بچ سکیں۔

سوال: آپ کے نزدیک امارت کا نظام اب کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

جواب: ممکن العمل بات تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ تمام جید علماء اور دینی اداروں کے سربراہان کی ایک مجلس تشکیل دے دی جائے تاکہ یہ لوگ باہمی مشورے سے ایک امیر کا انتخاب کریں۔

قارئین کرام یہ ہے اہلحدیث حضرات کی وہ پریشانی جس سے خائف ہوکر انہوں نے خود بدلنے کے بجائے دین اسلام کو بدل دیا تاکہ فتووں سے بچ سکیں۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ شرعی امارت سے نکلنے والا مرتد ہوجاتا ہے۔ ورنہ امیر کے بجائے صدر کا لفظ استعمال کرنے کا آخر مطلب کیا ہے؟

غلط فہمی ۱۶:۔ جس طرح آپ ان آیات واحادیث پر عمل نہ کرنے کے باوجود بھی مسلم ہیں کیونکہ آپ کے فہم کے مطابق اس کیلئے حکومت کی شرط ہے تو اسی طرح توحید وسنت قرآن وحدیث پر قائم شرک وکفر سے بری ہر مسلم بھی آپ کی پیش کردہ آیات واحادیث پر آپ کے فہم کے مطابق عمل نہ کرنے کے باوجود مسلم ہی ہیں کافر یا مشرک نہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۱۱)

ازالہ:۔ بات توحید وسنت پر قائم دنیا کی نہیں ہے۔ بات لوگوں کو کافر ومشرک بنانے یا نہ بنانے کی بھی نہیں ہے۔ بات فرقہ پرستوں کی ہے جنہوں نے امارت وخلافت کے مسئلہ کو اس قدر الجھا دیا ہے کہ الامان الحفیظ۔ ہم جب جاہلیت کی موت مرنے کی بات کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ جاہلیت سے مراد معصیت کا مرتکب ہونا ہے۔ جب حدیث تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ پیش کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد حکومت وخلافت ہے۔ اور یہ بات بھی کسی المیہ سے کم نہیں ہے کہ پھر اسی حدیث کا ترجمہ مسلمانوں کی جماعت کرکے سب فرقوں کیلئے قابل عمل بھی بنالیا گیا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

لہٰذا اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ کیا پوری دنیا میں وہ کوئی ایک مثال بھی پیش کرسکتے ہیں کہ کسی بھی جماعت کو ترجمہ کے ساتھ مخاطب کیا جارہا ہو؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر اللہ کی جماعت اور اللہ کے دین کے ساتھ اتنی دشمنی آخر کیوں؟ جبکہ یہ حقیقت بھی اظہر من الشّمس ہے کہ ہر فرقے کو جب اپنے پلیٹ فارم سے اپنے لوگوں کی اصلاح کی ضرورت پڑتی ہے تو وہی کچھ پیش کیا جاتا ہے جو نصف صدی سے جماعت المسلمین پیش کرتی چلی آرہی ہے۔ ذیل میں بطور ثبوت مجلۃ الدعوۃ سے چند تمہیدی کلمات اور حدیثیں پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے لکھا ہے:۔

اطاعت امیر۔

کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ کہیں بھیڑوں نے حکومت حاصل کر لی ہو؟ یقیناً آپ کا جواب نفی میں ہی ہوگا۔ نہ ہی آپ نے کبھی یہ سنا ہوگا کہ شہد کی ایک ہی مکھی نے کسی درخت پر چھتہ تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ان دو مثالوں سے آپ کے ذہن کو یہ بات سننے کیلئے آمادہ وتیار کرنا مقصود ہے کہ دنیا میں نہ تو کوئی انسانوں کا غیر منظّم گروہ کامیاب وکامران ہوا اور نہ ہی کبھی کوئی اکیلا آدمی کچھ قابل قدر کام کر سکا ہے۔اگر ہم دنیا میں کامیاب وکامران ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اجتماعیت کو یعنی جماعت کو اختیار کرنا ہوگا۔وہ جماعت جس کے بارے میں يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَا عَةِ کہ جماعت کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے کی عظیم خوشخبری ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ دو آدمی مل کر سفر کریں تب بھی ایک ان میں سے امیر بنے۔پنجگانہ نماز با جماعت جماعتی زندگی گزارنے کا نہایت پرشکوہ نظام تربیت اور درس ہے۔جہاد بھی اسلام کا ایک اہم اجتماعی فریضہ ہے اور امارت و جماعت اس کی پہلی ضرورت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے فرمایا۔ تَلْزَ مُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ ـقُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑو (انہوں نے عرض کیا) میں نے کہا اگر اہل اسلام کی کوئی جماعت وامام نہ ہو تو؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ان تمام فرقوں اور گروہوں سے علیٰحدگی اختیار کر لو۔اس حدیث سے بھی جماعتی زندگی اور امارت کے نظام کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اطاعت امیر سے نکل گیا اور جماعت سے علیٰحدہ ہو گیا، پھر اس کی موت آگئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔۔۔مزید فرمایا جو کوئی اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو ایک بالشت بھر جماعت سے علیٰحدہ ہو کر مرے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔یہاں تک ارشاد رسول ہے کہ اگر تم پہ منقّی کے برابر سر والا نکٹا حبشی بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بھی اطاعت کرنا لازم ہوگا۔(صحیح مسلم کتاب الامارۃ) بحوالہ مجلۃ الدعوۃ جولائی ۲۰۰۵ء صفحہ ۶۴)

غلط فہمی ۱۷:۔اشتیاق صاحب امیر رجسٹرڈ فرقہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: اس کے بارے میں قرآن وحدیث کا یہی حکم ہے کہ وہ مسلم نہیں تھا۔صحیح مسلم کی روایت ہے کہ جو آدمی امیر کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے وہ جماعت میں آجاتا ہے اور جو بیعت نہیں کرتا وہ جماعت میں آتا ہی نہیں ہے۔جب وہ قرآن وسنت کی پیروی کر رہا تھا تو اس نے یہ سنت پوری کیوں نہیں کی؟ بات بڑی واضح ہے کہ اشتیاق صاحب کے نزدیک بھی جو ان کے فرقہ کے امیر کی بیعت نہیں کرتا وہ مسلم نہیں۔یہ کھلم کھلا تکفیر ہے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۱۳)

ازالہ:۔ یہ بات اشتیاق صاحب کے نزدیک ہی نہیں بلکہ اہلحدیث کے سرکردہ علماء کے نزدیک بھی مسلّم ہے اسی لئے وہ شرعی امارت قائم نہیں کرتے جیسا کہ پچھلی دو غلط فہمیوں میں گزر چکا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن جزء ۲ صفحہ ۱۳۵) جو شخص (امیر کی) اطاعت سے باہر ہو گیا اور جماعت چھوڑ دی پھر (اسی حالت میں) مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ

جاہلیت کی موت مرنے سے بچنے کا اس کے علاوہ ان کے پاس اور کیا ذریعہ ہے؟
فضیلۃ الشیخ سیّد بدیع الدّین شاہ راشدی (آف سندھ) اپنے ایک انٹرویو جو مجلۃ الدعوۃ میں شائع ہوا تھا میں فرماتے ہیں۔

جمیعت اہلحدیث کا دستور فرنگی ہے۔ میں اس شرط پر جمیعت اہلحدیث کا امیر بنا تھا کہ میں اس فرنگی دستور میں علماء کو بٹھا کر اصلاح کراؤں گا لیکن پھر معاملہ آگے چلا ہی نہیں۔ جب ہم خود جمہوری ہو گئے ہیں اور کوئی متبادل نظام ہی نہیں تو پھر جس کا جو جی چاہے گا وہاں جائے گا۔ جب اہلحدیث ایک شرعی نظام بنالیں گے تو پھر یہ لوگوں کو اس کی طرف دعوت بھی دے سکیں گے۔ بہت لوگ ہمارے نظام کی خوبی دیکھ کر دوسری جماعتوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر اس شرعی جماعت میں شامل ہونا سعادت سمجھیں گے، پھر ہم حکومت سے بھی بات کر سکتے ہیں اور سیاسی جماعتوں سے بھی کہ تم اسی شرعی نظم کو قبول کرو۔ یہ نمونہ موجود ہے۔ تم ملک میں خلافت قائم کرو جمہوریت چھوڑو۔
فضیلۃ الشیخ عبداللہ افضل چیف جسٹس نورستان فرماتے ہیں:۔

پاکستان میں اسلام کو صرف بطور نعرہ استعمال کیا جاتا ہے نافذ نہیں کیا جاتا بلکہ نفاذِ اسلام کو ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ ہم الحمدللہ اپنے علاقے نورستان میں اسلام نافذ کر چکے ہیں۔ وہاں حدود جاری ہوتی ہیں۔ سگریٹ نوشی نسوار اور جُو ا وغیرہ کی وہاں اجازت نہیں ہے۔ اہلحدیث قرآن وحدیث پر مکمل عمل کرتے ہیں اور یہی اصلی اہلحدیث کی پہچان ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پاکستان میں اہلحدیث صرف رفع یدین، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام پر عمل کر کے خود کو صحیح اہلحدیث سمجھ رہے ہیں۔ (مجلۃ الدعوۃ صفر ۱۴۱۰ھ)

غلط فہمی ۱۸:۔ جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ دے وہ مرتد نہیں ہے۔ (وقار علی صاحب کا خروج) چونکہ ان کے نزدیک ایسا شخص مرتد ہی ہوتا ہے جیسا کہ اشتیاق صاحب کا بیان گزرا۔ تو اسی لئے مسعود صاحب نے اس صحیح بات کو غلط فہمی کا نام دیا۔ یہ بھی تکفیری ہونے کا ثبوت ہے۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۱۳)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب نے مسعود احمدؒ صاحب کی پیش کردہ حدیث تو عوام الناس کے سامنے پیش ہی نہیں کی تو پھر کیسے معلوم ہوا کہ یہ تکفیر انہوں نے کی ہے؟ موصوف پر سخت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو مسعود احمدؒ صاحب کے کھاتہ میں ڈال کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ (ترمذی۔ صحیح الترمذی) مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ حَتّٰى يُرَاجِعَهٗ۔ (رواہ الحاکم سندہ صحیح، المستدرک جزء اول صفحہ ۷۷)

جماعت چھوڑنے والے نے (پوری طرح نہیں صرف ایک بالشت) جماعت کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کی رسی کو اتار دیا۔ اب صدیق رضا صاحب خود فیصلہ کریں کہ اسلام کو چھوڑنے والا کیا ہوتا ہے؟

غلط فہمی ۱۹:۔ مسعود صاحب لکھتے ہیں ہم اس کتابچہ میں ان فرقوں کو نظر انداز کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں سمجھا جاتا

۔ہم ان فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے قریب مانے جاتے ہیں حالانکہ وہ بھی قریب نہیں ہیں۔ان فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہلحدیث، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔(مذاہب خمسہ اور دین اسلام) مسعود صاحب اور ان کے بنائے رجسٹرڈ فرقے کا تکفیری ہونا اس عبارت سے بھی بالکل واضح ہے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۱۶/۱۵)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب دوسروں کو ساتھ شامل کر کے اپنا وزن بڑھانے کی کوشش نہ کریں۔مذاہب خمسہ نامی پمفلٹ میں جتنے مسائل بیان کئے گئے ہیں ان سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود ہے اور حکم رسول پر عمل فرض ہوتا ہے۔لیکن کتنی بدبختی کی بات ہے کہ بجائے ان مسائل پر عمل کرنے کے موصوف کو تکفیر نظر آ رہی ہے۔حالانکہ ان ہی مندرجہ بالا فرقوں کو حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری حاحب حرام کے بچے سے تشبیہ دے چکے ہیں تو پھر موصوف کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی۔

گھر جاکھ گوجرانوالہ کے خالد گھر جاکھی صاحب لکھتے ہیں:۔

ہر فرقہ نبی کی اتباع کے بجائے اپنے امام کی تقلید کرتا ہے جس سے نبی کی اتباع ناقص ہو جاتی ہے۔اور نبی کی اتباع ہی اصل اسلام ہے۔جہاں بدعت آئی وہاں سنت گئی اور جہاں سنت گئی وہاں اسلام ناقص ہوا۔نہ یہ کھل کر انکار کرتے ہیں نہ پوری طرح اتباع کرتے ہیں۔نبی کی اتباع اس حد تک کرتے ہیں جس حد تک ان کے امام اسے واقف رہے۔جہاں امام سے مخالفت ہو وہاں وہ حیلے سے کام لیتے ہیں اور اپنے امام کو ترجیح دیتے ہیں۔مقلدوں کا حال بالکل مشرکوں جیسا ہے جیسے مشرک غیر اللہ کی عبادت کو اللہ کی عبادت کہتے ہیں اسی طرح مقلد اپنے امام کی تقلید کو نبی کی اتباع کہتے ہیں۔(حقیقت تقلید صفحہ ۹۰) اب صدیق رضا صاحب بتائیں یہ اگر تکفیر نہیں تو کیا ہے؟ ہم دین اسلام پیش کریں تو غلط اور آپ کے فرقہ پرست تکفیر کریں تو صحیح کیوں؟

غلط فہمی ۲۰:۔ مطلب تو واضح ہے کہ جب تک کوئی ان کی مکمل فکر و فہم اپنا کر ان کے فرقے کا حصہ نہ بن جائے تب تک وہ مسلم نہیں بلکہ کافر اور مشرک ہی ہے۔اور یہ ان کے تکفیری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۱۸)

ازالہ:۔ جماعت المسلمین کی فکر خالص دین اسلام کے تابع ہے۔اور خالص دین اسلام کا ثبوت ہماری اس کتاب میں آپ کو جا بجا نظر آئے گا اور جو اپنے فہم کے تابع ہیں ان کی ذلت و رسوائی بھی نظر آئے گی۔حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب نے جہاں مذاہب اربعہ کو حرام کے بچہ سے تشبیہ دی وہاں جماعت المسلمین کا نام نہیں لیا بلکہ یہ اقرار کر کے کہ ہمارا نام منجانب اللہ مسلمین ہے خود اپنے فرقہ ہونے پر مہر ثبت کر دی ہے۔لیکن صدیق رضا صاحب کو جماعت المسلمین کے اسلام میں پھر بھی کفر و شرک کی بو آ رہی ہے۔جبکہ خود ان کے اپنے علماء کلمہ گو لوگوں سے قتال سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ملاحظہ فرمائیے:۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ افضل چیف جسٹس نورستان فرماتے ہیں:۔

کسی بھی مُملکت میں مسلمان اگرچہ پابند صوم وصلوٰۃ زندگی بسر کر رہے ہوں مگر وہاں حاکمیت اسلامی کا وجود نہ ہو تو وہاں احکام الٰہی اور حدود شرعی معطل ہو جاتے ہیں اور مرکزی اقتدار نا اہل لوگوں کے سُپرد ہو جاتا ہے اور اللہ کے نازل کردہ دستور کتاب وسُنّت کی

بجائے انسانوں کے خود ساختہ دستور حاکم و فرمانروا بن جاتے ہیں اور ایسی مُملکت کو پھر دارالاسلام نہیں کہا جا سکتا؟ (مجلۃ الدعوۃ صفحہ اول صفر ۱۴۱۰ھ)

مزید لکھتے ہیں:۔

بعض لوگوں کا مؤقف جہاد افغانستان کے بارے میں یہ ہے کہ وہاں تو لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ کہنے والے کلمہ گو مسلمان بستے ہیں ان سے کیونکر جہاد کیا جائے؟ ان لوگوں کیلئے واضح رہے کہ مجرمین کے خلاف جہاد کا حکم موجود ہے اور اللہ کا قانون نافذ نہ کرنے والے مجرم ہیں۔ پس ان مجرمین اور مفسدین کے خلاف جہاد فرض ہے تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا دین زندہ ہو۔ (مجلۃ الدعوۃ صفحہ ۴۰ صفر ۱۴۱۰ھ) اب صدیق رضا صاحب اس فہم کے بارے میں کیا کہیں گے؟

غلط فہمی ۲۱:۔ امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبیؒ (المتوفی ۶۵۶ھ) نے فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا کی تشریح میں لکھا ہے کہ اعتزال کا یہ حکم فتنوں/ آزمائشوں کے وقت ہے اور یہ بطور وجوب کے ہے۔ چونکہ اس کے علاوہ دین محفوظ نہیں رہتا اور اس اعتزال سے مراد یہ ہے کہ مختلف گروہوں میں سے وہ افراد جن کی امامت مکمل نہیں ان کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے۔ پس اگر اہل حل وعقد/ قوم کے سرکردہ لوگ/ اتھارٹیز جب کسی ایسے فرد کی بیعت کرلیں کہ جس میں امامت کی شروط پائی جاتی ہیں تو اس فرد کی خلافت قائم ہوجائے گی اور ہر ایک پر اس کی مخالفت حرام ہوجائے گی۔ (المفہم جلد ۴ صفحہ ۵۷) حوالہ مذکور صفحہ ۲۱)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب کا اس عبارت کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام اپنی اجتماعیت کو جماعت المسلمین کا نام اس وقت دے سکتے ہیں جبکہ ان کا کوئی خلیفہ ہو، اگر خلیفہ نہ ہو تو پھر وہ اپنی اجتماعیت کو جماعت المسلمین نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ جماعت المسلمین کا مطلب مسلمین کا خلیفہ پر جمع ہونا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ جب تک خلیفہ نہ ہو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ''الجماعۃ'' کے ساتھ ہوں اس لئے کہ جماعت بغیر خلیفہ کے نہیں ہوسکتی۔

لیکن شاید صدیق رضا صاحب یہ بھول گئے ہیں کہ مذکورہ نظریہ پر بات صرف وہی شخص کرسکتا ہے جو بالکل انفرادی زندگی گزار رہا ہو۔ ایسا شخص اس موضوع پر ہم سے ہرگز بات نہیں کرسکتا جس کا تعلق موجودہ فرقوں میں سے کسی بھی فرقہ سے ہو۔ اس لئے کہ ہر فرقہ اپنے کو جماعت گردانتا ہے تو ایسے شخص سے ہم پوچھ سکتے ہیں کہ اگر جماعت سے مراد خلیفہ پر جمع ہونا ہے تو پھر تم نے جماعت کیوں بنائی؟ لہٰذا پہلے اسے کسی بھی فرقے سے لاتعلقی کا اظہار کرنا پڑے گا تب وہ اس موضوع پر بات کرسکے گا۔ نیز ہر فرقے کا امام بھی ہے۔ رہے وہ لوگ جو مذکورہ دلائل کی بنیاد پر اکیلے رہتے ہیں، کسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے اور خلافت کے منتظر ہیں تو ان کو ہماری دعوت ہے کہ علیٰحدگی اسلام میں نہیں ہے اس وقت جماعت المسلمین اور اس کا امام موجود ہے لہٰذا جماعت المسلمین میں شامل ہوجائیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ''امام سے مراد صرف خلیفہ نہیں''۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یوں سمجھ لیجئے کہ بعض عبارتوں میں کسی لفظ کا خاص مطلب اس کے محل وقوع کے لحاظ سے یا پھر وقت کے لحاظ سے لیا جاتا ہے کہ عبارت میں کسی مخصوص وقت کیلئے ایک لفظ آیا

ہےتو اس وقت یا دور کوملحوظ رکھتے ہوئے خاص مطلب لیا جا سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ لفظ ہر جگہ وہی مطلب دے خواہ اس کا استعمال کہیں بھی ہوا ہو۔ مثلاً: لفظ ''النا س'' اس کا ترجمہ ہے ''لوگ'' اس کا یہ ترجمہ دائمی ہے لیکن عبارت میں استعمال ہونے کے موقع ومحل اور دور کے حساب سے اس کا مخصوص مطلب بھی لیا جا سکتا ہے مگر اس مخصوص مطلب کے باوجود اس کے دائمی ترجمہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:۔

ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاس ''پھر تم وہیں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں''۔ اس مثال میں الناس سے مراد حجاج کرام لینا درست ہے یعنی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ آیت میں لوگوں سے مراد تمام لوگ نہیں بلکہ مخصوص لوگ مراد ہیں۔ جو کہ حجاج کرام ہیں۔ تو یہ کہنا غلط نہیں لیکن ہر جگہ الناس سے حجاج کرام مراد لینا غلط ہو گا بلکہ حماقت ہو گی۔ دوسری مثال: اِذَا جَاءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۔ وَرَاَیۡتَ النَّا سَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا۔ اس میں بھی الناس کا ترجمہ ہے لوگ مگر جس وقت کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ہیں اس کے لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہاں الناس سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔ اب یہ مطلب یہاں ہے ہر جگہ یہ مفہوم نہیں لیا جائے گا۔ یہاں النّاس سے مراد حجاج کرام لینا حماقت ہے اگر چہ پہلے الناس سے مراد حجاج کرام ہیں لیکن یہاں نہیں ہیں۔ یہ وقت اور محل وقوع کا تقاضا ہے۔ اب ان دو مثالوں کی روشنی میں حدیث تَلۡزَ مُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَهُمۡ میں امام پر کچھ بحث پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

حدیث میں ''امام'' سے مراد معترضین حضرات عموماً خلیفہ لیتے ہیں اور بطور دلیل ائمہ کے اقوال اور خلیفہ والی حدیث جو کہ ابوداؤد وغیرہ میں مروی ہے پیش کرتے ہیں۔ بالفرض اگر ابوداؤد والی حدیث صحیح بھی مان لی جائے اور اس کی روشنی میں ائمہ کے اقوال بھی مان لئے جائیں کہ امام سے مراد خلیفہ ہے پھر بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ امام سے مراد خلیفہ ہی ہے بلکہ ائمہ کرامؒ نے حذیفہؓ کی حدیث میں مذکور پیشن گوہیوں کو بارہ خلفاء کے ادوار میں پورا ہوتا ہوا پایا اس لئے انہوں نے امام کا مطلب خلیفہ بیان کیا ہے اور ان کی تشریحات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوداؤد وغیرہ میں خلیفہ والی حدیث کا تعلق بھی بارہ خلفاء کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے اور دور خلفاء میں امام کا خلیفہ ہونا ایک لازمی امر تھا۔ لہذا ائمہ نے دور خلفاء کو ذہن میں رکھتے ہوئے امام سے مراد خلیفہ لیا ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب لینا غلط ہے کہ ہر دور میں امام سے مراد خلیفہ ہے۔

کیونکہ لفظ امیر اور امام کا اطلاق صرف حاکم وقت یا خلیفہ پر ہی نہیں ہوتا بلکہ احادیث میں امیر اور امام کا استعمال ایسے شخص پر بھی ہوا ہے جس کے پاس نہ حکومت ہوتی ہے نہ اقتدار اور نہ ہی اپنی بات نافذ کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن لفظ خلیفہ کا استعمال صاحب اقتدار باحکومت شخص کیلئے ہی کیا گیا ہے۔ اگر جماعت المسلمین کی موجودگی خلافت کے ساتھ مشروط ہوتی تو پھر تَلۡزَمُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَهُمۡ نا کہا جاتا بلکہ اِمَامَهُمۡ کی جگہ خلافت اور حکومت کیلئے مختص کردہ لفظ ہی استعمال کیا جاتا۔ اور وہ اس طرح ہوتا کہ تَلۡزَ مُ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ خَلِیۡفَتَهُمۡ ۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص لفظ استعمال کرنے کے بجائے ایسا لفظ استعمال کیا جس سے حکومت اور بے حکومت دونوں مراد لئے جا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ جماعت

المسلمین حکومت کے ساتھ اور حکومت کے بغیر دونوں صورتوں میں ہوسکتی ہے اور اس کا امیر حکومت کے ساتھ اور بغیر حکومت کے دونوں صورتوں میں ہوسکتا ہے۔

غلط فہمی ۲۲:۔ امام ابن حجرؒ نے فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا کی جو شرح نقل کی اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ جب خلیفہ نہ ہو تو پھر اعتزال ہے لیکن میری ناقص معلومات کے مطابق یہ کسی نے نہیں لکھا کہ مسلمین کی جماعت یعنی ان کا کسی خلیفہ پر متفق نہ ہونے کی صورت میں جو مختلف گروہ ہوں گے وہ سب ہی کافر ہوں گے مسلم نہیں ہوں گے۔ یہ خیال تو بس مسعود صاحب کے ذہن میں آیا اور انہوں نے بیان کردیا۔ ان کی بے دلیل پیروی میں ان کے فرقہ کے لوگ بھی یہی کہتے رہتے ہیں اور اپنے فرقہ کے علاوہ تمام جہاں کے مسلمین کی تکفیر کرتے پھرتے ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۲)

ازالہ:۔ مسلمین کی تکفیر تو دور کی بات ہے ہم تو فرقہ پرستوں کی تکفیر بھی نہیں کرتے۔ آیت یا حدیث پیش کر کے اصل معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتے ہیں۔ لیکن نہ جانیں کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق موصوف کے پیٹ میں بار بار درد کیوں اُٹھ رہے ہیں؟ حافظ ابن حجرؒ جس دور کی بات کررہے ہیں کیا اس دور میں بھی لوگ یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ میں سنت پر عمل نہیں کرسکتا کیونکہ مجھ پر تو تقلید امام ہی واجب ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر سیاسی معاملات کو دینی معاملات سے جوڑ کر اندھیرے میں تیر نہ چلائیں۔

کیا آج ہمارا مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم کسی ایک خلیفہ پر متفق نہیں ہورہے؟ کیا پاکستان میں دین اسلام کے نفاذ کے معاملہ میں فقہ حنفی اور فقہ جعفری کی نفاذ کے نعرے نہیں لگے؟ اگر لگے ہیں تو پھر یہی وہ اصل مسئلہ ہے جو دین اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے لیکن موصوف جماعت المسلمین کی دشمنی میں اسے ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ تاکہ ان کی جمعیت ٹوٹ نہ جائے۔ کیا موصوف حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی پوری فکر عوام الناس کے سامنے پیش کرسکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر اپنے ناقص علم کے بنیاد پر لوگوں کو گمراہ کیوں کررہے ہیں؟ لہذا اب آیئے حذیفہ بن یمانؓ کی حدیث ائمہ کی نظر میں دیکھتے ہیں۔

حزیفہؓ کہتے ہیں: انا کنا فی جاهلية و شر ۔ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ اس کی تشریح میں ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ: يشير الى ما كان قبل الاسلام من الكفر قتل بعضهم بعضًا۔ اسلام سے پہلے کفر اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ حذیفہؓ کہتے ہیں: فجاء ناالله بهذا الخير۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس یہ خیر لے آیا (یعنی اسلام)۔ ابن حجرؒ کہتے ہیں :يعنى الايمان و الامن و صلاح الحال و اجتناب الفواحش۔ اس (خیر سے مراد) ایمان، امن، سازگار حالات اور فحش کاموں سے بچنا ہے۔ صحابی پوچھتے ہیں: فهل بعد هذ االخير من شر؟قال نعم۔ کیا اس خیر کے بعد پھر کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: والمرا بالشر مايقع من الفتن من بعد قتل عثمان۔ (عیاض کا بھی یہی قول ہے) شر سے مراد وہ فتنے ہیں جو عثمانؓ کے قتل کے بعد واقع ہوئے تھے۔

صحابی پوچھتے ہیں: و هل بعد ذلك الشر من خير؟قال: نعم ۔کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی ۔آپ نے فرمایا: ہاں۔ ابن حجرؒ خیر کے متعلق لکھتے ہیں: المراد ---و بالخير ماوقع من الاجتماع مع على و معاوية۔ خیر سے مراد علیؓ اور معاویہؓ (کے لشکروں) کا جمع ہونا ہے۔ (یعنی صلح ہے)۔ اس کی تشریح میں ابن حجرؒ لکھتے ہیں: و فيه دخن ۔اس میں کدورت ہوگی ۔وبا لدخن ما كان فى زمنهما من بعض الامراء۔ دخن سے مراد ان دونوں (علیؓ اور معاویہؓ) کے زمانے میں بعض امراء (کے مکروہ کام ہیں)۔ یعنی ایسے کام جو مناسب نہیں تھے منشاء الٰہی کے مطابق نہیں تھے۔

اس کدورت والے دورِ خیر کے بعد صحابی پوچھتے ہیں: فھل بعد ذٰلك الخير من شر؟قال: نعم! دعاة ابواب جھنم ۔۔۔تلزم جماعت المسلمین و امامھم ۔کیا اس (کدورت والی خیر) کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہنم کے دروازوں پر داعی کھڑے ہوں گے۔۔۔تم اس وقت جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹنا۔

ابن حجرؒ لکھتے ہیں: و بالدعاة علی ابواب جھنم من قام فی طلب الملك من الخوارج و غیر ھم و الی ذٰلك الاشارة بقولہٖ :الزم جماعة المسلمین و امامھم ۔جہنم کے دروازوں پر (کھڑے ہوکر) پکارنے والوں سے مراد وہ خوارج وغیرہ ہیں جو حکومت حاصل کرنا چاہتے تھے اور اسی کی طرف آپ کے قول جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جاؤ کا اشارہ ہے۔

معلوم ہوا کہ ابن حجرؒ کی تشریح کے مطابق جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹنے کا جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمایا تھا اس سے مراد حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں سے خوارج کے مقابلے میں چمٹنا ہے۔ کیونکہ خوارج کا فتنہ حضرت علیؓ کے دور میں اٹھا تھا۔

لہذا ابن حجرؒ نے امام سے مراد دور کے لحاظ سے خلیفہ بالکل درست لیا ہے اگر واقعی ائمہ کی تشریحات بالکل صحیح ہیں اور انہوں نے اسلام کو بعینہٖ سمجھا تو پھر ابن حجرؒ کی تشریح کے مطابق خلیفہ والی حدیث: فان راء یت خلیفة فالزمہٗ ۔اگر تم کوئی خلیفہ دیکھو تو اس سے چمٹ جانا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء بھی سامنے آجاتا ہے کہ آپ نے امام اور فتنوں کا اگرچہ نام لیا لیکن خلیفہ سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔ اور فتنوں سے مراد خوارج کے فتنے تھے۔ یہی ابن حجرؒ کی تشریح کا خلاصہ ہے۔

پس جس طرح پہلے لفظ ''الناس'' کی مثالیں دی گئی ہیں بالکل اسی طرح ائمہ نے دور علیؓ کو ذہن میں رکھتے ہوئے امام سے مراد خلیفہ لیا ہے۔ جو کہ حضرت علیؓ ہیں۔

ابن حجرؒ کی تشریح کی روشنی میں خلاصہ:۔

انا کنا فی جاھلیة و شر ۔اسلام سے پہلے کا دور۔ فجاء نااللہ بھٰذا الخیر۔ اسلام کا پہلا دور (دور رسالت) فھل بعد ھٰذا الخیر من شر ؟ دور رسالت کے بعد قتل عثمانؓ کے دور کے فتنے (شر) و ھل بعد ذٰلك الشر من خیر۔ علیؓ اور معاویہؓ کے لشکروں کی صلح۔ دعاة ابواب جھنم ۔ حضرت علیؓ کے مقابلے میں حکومت کے طالب خوارج۔ فماتا مرنی ان ادرکنی ذٰلك ۔حکومت کے طالب خوارج کے دور میں کیا کروں (صحابی کا سوال) تلزم جماعت المسلمین و امامھم ۔خوارج کے مقابلے میں حضرت علیؓ (امام، خلیفہ) اور ان کے مسلمین ساتھیوں کا ساتھ دو۔

قارئین محترم یہ ہے امام ابن حجرؒ کی تشریح اور اس بات کی وضاحت کہ ائمہ نے امام سے مراد خلیفہ کیوں لیا ہے۔ لیکن معترضین نے لفظ امیر کو خلیفہ کیلئے مخصوص نہیں کیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوسکتی ہے کہ ان کے ہاں امیر سفر اور امیر حج وغیرہ ٹھیک ہے ۔ بلکہ ہر فرقے کا امیر بھی موجود ہے جبکہ حذیفہؓ کی حدیث جس کے لفظ ''امام'' پر وہ بضد ہیں کہ نہیں امام سے مراد ائمہ نے خلیفہ لیا ہے، وہاں ابن حجرؒ نے امام کو امیر بھی کہا ہے پھر یہ لوگ خلافت کے بغیر اپنے قائدین کو امیر کیوں کہتے ہیں؟

لیجئے ابن حجرؒ کی تشریح: تلزم جماعت المسلمین و امامھم ۔ای امیر ھم، یعنی ان کے امیر کے ساتھ رہو۔ اُن کی تاویلات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو امام اور امیر دونوں الفاظ خلیفہ کیلئے خاص ہیں۔ پس وہ اپنے قائدین سے درخواست کریں کہ وہ اپنے اپنے عہدوں سے سبکدوش ہوجائیں۔ اور لوگ بھی ان کی امارتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کردیں۔ پھر جب وہ خلیفہ بن جائیں تو ان کی اطاعت شروع کردیں۔ (یہ صدیق رضا صاحب کے کل کے دشمن اور آج کے دوست جنہیں وہ محترم شیخ نور الامین صاحب کے نام سے یاد کرتے ہیں کی تحقیق ہے۔ مزید معلومات کیلئے غلط فہمی ۱۴ کا ازالہ ملاحظہ فرمائیے۔

غلط فہمی ۲۳:۔ اس مقام پر آ کر تکفیریت اور خوارج کی سی فکر گویا پورے جوبن وعروج پر پہنچی ہوئی تھی، چشم تصور سے دیکھیں تو مسعود صاحب پورے جوش وخروش سے یہ سب کچھ فرماتے دکھائی دیں گے۔ حالانکہ عام فہم بندہ بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جو قرآن وحدیث کی محبت رکھے گا اس پر عمل کرے گا وہی فرقہ پرستی سے بیزار ہوگا۔ محض اس وجہ سے کہ وہ آپ کی رجسٹرڈ جماعت المسلمین میں نہیں اسے دین بیزار قرار دینا سراسر ظلم وتعدّی ہے، انصاف قطعاً نہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۸)

ازالہ:۔ احسان الدین صاحب دیروالے سچ ہی فرمارہے تھے کہ صدیق رضا صاحب نے انت مچا رکھی ہے اور اب ہم اپنی آنکھوں سے موصوف کی ضد، ہٹ دھرمی اور کتمان حق کو ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ مسعود احمدؒ صاحب نے آیت کریمہ وَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور حدیث تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ پیش کر کے پوچھا تھا کہ فرقے اس آیت اور حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ لیکن موصوف نے بجائے جواب دینے اور عمل کرنے کے اس عام فہم مسئلہ کو اتنا پیچیدہ بنادیا ہے کہ ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ چشم تصور میں انہیں کیا دیکھائی دیا کہ انہوں نے تکفیر کے ساتھ ساتھ اس بات کو خوارج کی فکر قرار دے دیا۔

جبکہ موصوف جماعت اہلحدیث کے پلیٹ فارم سے یہ اعلان بھی کر رہے ہیں کہ جو قرآن وحدیث کی محبت رکھے گا اس پر عمل کرے گا وہی فرقہ پرستی سے بیزار ہوگا۔ تو کیا مندرجہ بالا آیت وحدیث کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ جمعیت اہلحدیث، مرکزی جمعیت اہلحدیث، غربا اہلحدیث، حزب اللہ اور جماعۃ الدعوۃ وغیرہ وغیرہ میں کھڑا یہ اعلان کر رہا ہو کہ میں قرآن وحدیث سے محبت کر رہا ہوں اور فرقوں سے بھی بیزار ہوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

قال النبی صلی الله علیه و سلم ان الیهود و النصاریٰ لا یصبغون فخالفو هم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہود ونصاریٰ (بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں (تم رنگ کر) ان کی مخالفت کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:۔

قال رسول الله صلی الله علیه و سلم غیّروا الشیب و لاتشبهوا بالیهود و النصاریٰ (رواہ احمد وابن سعد وابویعلیٰ وابن حبان، الاحادیث الصحیحہ وسندہ حسن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سفید بالوں کو (رنگ کر) تبدیل کرو، یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ کرو۔

اب صدیق رضا صاحب بتائیں کہ اس مقام پر بھی وہ ہمارے ساتھ وہی رویہ اختیار کریں گے جو پوری کتاب میں وہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ لیکن پھر بھی دو باتوں میں سے ایک تو ضرور کرنا پڑے گی کیونکہ اس کے بغیر تو چارہ ہی نہیں۔ ہمیں الزام دیتے ہوئے بری الذمہ ہو جائیں یا قرآن وحدیث سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے تمام اہلحدیث حضرات عوام ہوں یا علماء بالوں کو رنگنا شروع کر دیں۔ اگر وہ دوسری بات کو قبول نہ کریں اور ہرگز قبول نہ کریں گے تو پھر قرآن وحدیث سے محبت کے دعوے چھوڑ دیں۔

غلط فہمی ۲۴:۔ مسعود صاحب نے پہلے ایک فرقہ بنایا پھر حدیث کے دو لفظ لے کر خود ہی ان کو نام قرار دیا اور مغالطہ یہی دیا کہ یہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے پھر مختلف آیات واحادیث لے کر اپنے فرقہ پر فٹ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں کہ ان آیات و احادیث کا بس یہی مطلب ہے کہ ۱۹۷۵ء میں میرے بنائے ہوئے اس فرقہ میں شامل ہو جائیں ورنہ آپ کبھی بھی مسلم نہیں ہو سکتے۔ اور جو ان کی اس رائے وقیاس کو نہ مانے ان کو منکرین آیت وحدیث قرار دے دیا۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۳۰)

ازالہ:۔ والدین بھی تو اولاد کے نام ایک ایک بار ہی رکھتے ہیں تو کیا کوئی انہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام کیوں تبدیل کیا گیا؟ جنہوں نے ماننا ہو ان کیلئے تو ایک آیت یا حدیث ہی کافی ہوتی ہے اور جنہوں نے ماننا ہی نہیں ان کیلئے

زیادہ کا بہانہ کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ہم آیات وحدیث اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اعلان کرتے پھرتے ہیں۔جس طرح نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے کیا ہے۔(یونس ۷۲) جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے کیا ہے۔(آل عمران ۶۷) جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کیا ہے۔(الزمر ۱۲، انعام ۱۶۳) جس طرح ایک مسلم کو یہود ونصاریٰ کے سامنے کرنا چاہیئے۔(آل عمران ۶۴) جس طرح ایک مسلم کو فرقہ پرستوں کے سامنے کرنا چاہیئے۔(حم السجدہ ۳۳)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کیلئے آنے والے جادوگروں نے وقت پر ہی اپنے مسلمین ہونے کا اقرار کر لیا تھا (نمل ۳۱) جبکہ فرعون نے مرتے وقت کہا (یونس ۹۰) لہذا قبول نہیں ہوا۔ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ جو یہاں رہ جائیں گے انہیں محشر میں کہنا پڑے گا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۔ (الحجر ۲) کاش کہ وہ مسلمین ہوتے۔اب حق کی مخالفت برائے مخالفت پر اترنے والے صدیق رضا صاحب بتائیں کہ وہ اور ان کے منظور نظر دوسرے فرقے اس وقت کیا کریں گے جب اللہ تعالیٰ محشر میں اعلان فرمائے گا: يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۔ (زخرف ۶۹/۶۸) اے میرے بندو آج تم کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غملین ہو گے (کیونکہ تم) ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلم تھے۔

غلط فہمی ۲۵:۔ حق اور ہدایت قرآن وحدیث ہیں اور وہ صرف مسعود صاحب یا ان کے ایجاد فرمودہ فرقہ ہی کے پاس نہیں بلکہ امت مسلمہ کے بے شمار افراد اس حق وہدایت کے ساتھ دل وجان سے وابستہ ہیں۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۱)

ازالہ:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حق اور ہدایت قرآن وحدیث ہیں۔لیکن فرقہ پرستوں کے ہاں یہ دونوں چیزیں مفقود ہیں۔ورنہ موصوف گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر خالی نعرے کبھی نہ لگاتے۔حق یہ نہیں کہ بندہ خود اپنی تعریفیں کرتا پھرے بلکہ حق وہ ہوتا ہے جو سر چڑھ کر بولے۔اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مسعود احمدؒ صاحب اس دور کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کی صداقت کی مخالفین بھی گواہی دے رہے ہیں۔ملاحظہ فرمائیے:۔

صلاح الدین صاحب سابق مدیر تکبیر مخالفت کے باوجود مسعود احمدؒ صاحب کی عظمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

مسعود احمد صاحب انتہائی متقی، وسیع المطالعہ، کثیر التصنیف اور دین کے ساتھ گہری ومخلصانہ وابستگی رکھنے والے بزرگ ہیں۔ان کی یہ خواہش اور شدید تمنا قابل قدر ہے کہ ہر مسلمان کی زندگی قرآن وسنت کی مطابق اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو۔وہ اپنے حسن نیت کا پورا اجر اپنے رب سے پائیں گے۔ویسے بھی بخاری کی پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے مطابق ہماری جزا وسزا کا اصل انحصار ہماری نیتوں پر ہے ظاہری اعمال پر نہیں۔

موصوف مزید لکھتے ہیں:۔

مجھے مسعود احمد صاحب کی ''تفسیر قرآن عزیز'' ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب ''دو اسلام'' کے جواب میں لکھی جانے والی حجیت حدیث پر گرانقدر تصنیف ''تفہیم الاسلام'' تاریخ الاسلام والمسلمین'' اور دوسری متعدد تصانیف کے مطالعہ کا موقع ملا ہے۔ان کے ہاں قرآن وحدیث سے قریب تر رہنے اور دوسروں کو رکھنے کا غیر معمولی جوش وجذبہ اور اس کیلئے مخلصانہ عرق ریزی کا قابل تحسین شوق وانہماک پایا جاتا ہے۔(ہفت روزہ تکبیر شمارہ ۷ صفحہ ۱۰ فروری ۱۸، ۱۹۹۳ء)

عبداللہ دامانوی صاحب نے بھی اعتراف کیا ہے کہ جماعت المسلمین کا لٹریچر اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ اس میں عموماً احادیث صحیحہ کا التزام کیا گیا ہے اور یہ لٹریچر حقیقتاً عوام الناس کیلئے بہت مفید ہے۔(الفرقۃ الجدیدہ)

اوریا مقبول جان صاحب جیسے پائے کے جرنلسٹ اور تجزیہ نگار نے تمام کتب تواریخ پر نقد وجرح کے بعد تاریخ الاسلام والمسلمین کو صحیح ترین تاریخ قرار دیا اور لکھا کہ اللہ مسعود احمد بی ایس سی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے جنہوں نے تاریخ الاسلام

والمسلمین لکھی جوقرآن اور حدیث کی روایتوں پرمبنی ہے۔ یہ انتہائی اہم کام تھا جو مرحوم نے کیا اور یہ ان کی جماعت المسلمین کی ویب سائیٹ پر موجود ہے۔(روزنامہ ایکسپریس اسلام آباد ۲۴ ستمبر ۲۰۱۵ء)

غلط فہمی ۲۶:۔ مسعود صاحب تو فوت ہوگئے لیکن اشتیاق صاحب زندہ ہیں۔ایک بار عمرہ کیلئے بھی جاچکے ہیں لیکن مسعود صاحب کی طرح یہ جیسے گئے ویسے چُپ چاپ واپس لوٹ آئے۔آخر کیوں ان پر اپنا جدید اسلام پیش نہیں کیا؟ بیعت کی دعوت کیوں نہیں دی؟(حوالہ مذکور صفحہ ۳۲)

ازالہ:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسعود احمدؒ صاحب فوت ہوگئے تب ہی تو صدیق رضا صاحب جیسوں کی زبانیں بھی کھل گئی ہیں۔ موصوف پر سخت افسوس ہے کہ قرآن وحدیث کے دعوے کے باوجود وہ بیعت جیسے اہم فریضہ جس کے بغیر موت بھی جاہلیت پر ہوگی کا کس طرح مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہمارے پاس اگر جدید اسلام ہے تو قدیم اسلام دنیا کے کس خطے میں نافذ العمل ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر ہم سے یہ مطالبہ کیوں کیا جارہا ہے؟ بہرحال ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی طاقت کے مطابق کام کر رہے ہیں اور جن کو اپنی طاقت پر فخر وناز ہے ان کی ذلت وخواری بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ملاحظہ فرمائیے:۔

حافظ ثناءاللہ ضیاء صاحب (ممتاز مناظر اور محقق اہلحدیث) لکھتے ہیں:۔

افغان جہاد کا منطقی انجام سامنے آچکا ہے،اس انجام نے ثابت کر دیا ہے کہ ہماری جہاد پالیسی قیاس پرمبنی نہیں بلکہ حقائق پرمبنی تھی۔آج افغانستان درس عبرت بنا ہوا ہے۔اہلحدیث کے حوالے سے جب ہم جائزہ لیتے ہیں تب بھی تلخ حالات ہمارے سامنے موجود ہوتے ہیں۔افغانستان میں جہاد کا آغاز کرنے والے اہلحدیث تھے۔شیخ جمیل الرحمٰنؒ شہید نے وہاں جہاد کی ابتدا کی اور بڑی کوششوں سے افغانستان کے ایک صوبے کنڑ میں قرآن وسنت کے مطابق امارت اسلامی قائم کی۔ لیکن کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں نے امارت اسلامی کو تاراج کر دیا۔وہاں کے لوگوں کے گھروں میں آگ لگائی۔فتویٰ جاری کیا گیا کہ ایک وہابی کو مارنا دس کمیونسٹوں کو مارنے سے زیادہ افضل وبرتر ہے۔(ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء)

غلط فہمی ۲۷:۔ مسعود صاحب نے ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ کو ایک خط کے آغاز میں لکھا: بخدمت جناب محمد شفیق صاحب سلام علی من التبع الھدیٰ۔امابعد۔اسی طرح ایک اور خط کے آغاز میں لکھا: بخدمت جناب حبیب الرحمٰن صاحب سلام علی من التبع الھدیٰ۔اما بعد۔اپنے فرقہ سے نکلے ہوئے مسلمین کو جانتے بھوجتے کفار والا اسلام لکھنا بھی ان کے تکفیری ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۴/۳۳)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب کے سینے میں کیسے کیسے خطرناک اور دردناک درد موجود ہیں۔لیکن ان دردوں کا صرف ایک ہی حل ہے کہ موصوف حق کو قبول کرلیں۔ورنہ ساری زندگی اسی طرح ارمانوں میں گزر جائے گی۔غالباً بیس سال قبل کی بات ہے کہ سرگودھا کے مولوی

کفایت اللہ صاحب آزاد کشمیر ضلع نیلم کے گاؤں فلاکاں میں تشریف لائے تو اہلحدیث عالم جو قاری غلام سرور کے نام سے مشہور ہیں نے راقم کو ایک دعوتی رقعہ لکھا جس میں وہی سلام پیش کیا جسے موصوف کفار والا اسلام کہتے ہیں۔لیکن مجھے تو خوشی ہوئی تھی کہ یہ بندہ کم از کم منافق نہیں ہے۔تو پھر صدیق رضا صاحب کے پیٹ میں مروڑ کیوں اُٹھ رہے ہیں۔کیا مندرجہ بالا اشخاص نے موصوف کو کوئی شکایت کی ہے؟ اگر نہیں تو پھر انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا محاسبہ کریں۔جب وہ خود اپنی اور دین اسلام کی تکفیر پر کمر بستہ ہیں تو پھر انہیں دوسروں سے ڈر کیوں لگتا ہے؟

مصر کے صدر انور سادات کے قتل کا فتویٰ دینے والے نابینا پی ایچ ڈی ڈاکٹر عُمر عبدالرحمٰن صاحب کا پاکستان کے اہلحدیثوں کی حالت زار پر افسوس اور مجلة الدعوة کی شہ سُرخیاں۔

ڈاکٹر صاحب نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں علماء، اساتذہ اور طلبہ کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

جو انتخاب میں شریک ہوتا ہے۔جمہوریت کو بطور نظام صحیح سمجھتا ہے۔وہ بہت بڑے شرک میں مبتلا ہے کہ اس نے اللہ کا خصوصی حق لے کر بندوں کو دے دیا۔جمہوریت کی بنیاد ہی اللہ اور رسول سے بغاوت، آپس کے اختلاف اور ہر روز نئی جماعتوں کے قائم کرنے پر رکھی گئی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ اس وقت اپنے آپ کو اہلحدیث کہنے والے ملحدوں، کافروں اور کمیونسٹوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ان کے ساتھ انتخابی اتحاد کرتے ہیں اور قدم بقدم ان کی حمایت کرتے ہیں۔اے عقیدہ صحیحہ رکھنے والو۔اگر تم طاغوت کے ساتھ اتحاد کرتے ہو تو پھر تم بھی طاغوت ہو، تم بھی ظالم ہو۔تم ظالموں کی طرف جھکتے ہو۔۔۔۔۔اگر تم اس فعل بد سے باز نہ آئے تو تمہیں آگ چھوئے گی۔

اہلحدیثو! اسی نحوست اور جمہوریت کی غلاظت اور تمہاری سستی و کاہلی کی وجہ سے پاکستانیوں پر ایک بہت بڑا باعث شرم، باعث عار اور باعث ننگ دور آچکا ہے کہ عورت ان کے سروں پر سوار ہو چکی ہے۔جو سراسر کتاب و سنت کے خلاف جنگ اور اسلام کو چیلنج ہے۔وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُ و لٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُ و لٰئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ۔اور جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔

اس لئے اب اہلحدیثو تم پر واجب ہے اسلام کی عظیم سیاست پر چلو، شوریٰ قائم کرو۔قیام خلافت کیلئے اٹھ کھڑے ہو۔کمزوری نہ دکھاؤ، سست نہ ہو جاؤ۔

غلط فہمی ۲۸:۔ بھلا ایسا کون سا مسلم ہوگا جو اپنے کو مسلم نہیں کہے گا۔ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ جیسے تمام مسلمین اور رجسٹرڈ فرقہ پرست بھی صلوٰۃ کو نماز اور صوم کو روزہ کہتے ہیں۔ایسے ہندو پاک کے دیگر مسلمین مسلم کے بجائے مسلمان کہتے اور بڑی کثرت سے کہتے ہیں۔اگر

رجسٹرڈ فرقہ والے بھائی یہ کہیں کہ جی قرآن وحدیث میں مسلم لفظ ہے مسلمان نہیں۔تو ہم یہی عرض کریں گے کہ بلا شبہ ایسا ہی ہے۔لیکن مسلمان کہنا زیادہ سے زیادہ ایک لفظی غلطی ہے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۵)

ازالہ:۔ جس لفظ کی ایجاد نے فرقہ واریت کی جڑوں کو مضبوط سے مضبوط تر اور دین اسلام کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا ہے۔موصوف اسے نماز اور روزہ سے تشبیہ دے کر صرف لفظی غلطی قرار دے رہے ہیں۔حدیث تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ کا ترجمہ عموماً یہ کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہو۔اب حنفیوں، مالکیوں، شافعیوں، حنبلیوں، دیوبندیوں، بریلویوں اور اہلحدیثوں کی جماعتیں تو ہیں لیکن مسلمانوں کی جماعت کے نام سے پوری دنیا میں کوئی جماعت موجود نہیں ہے۔جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ نام اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے ایجاد کیا گیا ہے۔تاکہ متفرق جماعتوں میں سے کسی بھی جماعت پر کوئی انگلی نہ اُٹھا سکے۔جیسا کہ پچھلی غلط فہمی کے ازالہ میں موصوف ڈاکٹر عُمر عبدالرحمٰن صاحب کی کھری کھری باتیں سن چکے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَا لِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔(حم السجدہ ۳۳)اور اس شخص سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں۔اس آیت کریمہ کا ترجمہ تمام فرقہ پرستوں کی طرف سے یہ کیا جاتا ہے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔اب اگر یہ صرف لفظی غلطی ہے تو موصوف بتائیں کہ اس آیت میں مسلمانوں سے مندرجہ بالا فرقوں میں سے کون سا فرقہ مراد ہے؟ اگر وہ نہ بتا سکیں اور ہرگز نہ بتا سکیں گے تو پھر جماعت المسلمین کی دشمنی میں اپنی گمراہی پر خود ہی مہر ثبت نہ کریں۔

مودودی صاحب مسلم اور مسلمان کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

یہ لوگ حقیقت میں بگڑے ہوئے مسلمان تھے جن کے ہاں بدعتوں، تحریفوں، موشگافیوں، فرقہ بندیوں، استخواں گیری ومغز افگنی، خدافراموشی ودنیا پرستی کی بدولت انحطاط اس حد کو پہنچ چکا تھا کہ وہ اپنا اصل نام مسلم تک بھول چکے تھے۔(تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۴۷)

بابائے اہلحدیث محمد عبدالغفار خیری صاحب مسلم اور مسلمان کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لفظ ''مسلمان'' کو تو میں جانتا نہیں کہ کس زبان کا لفظ ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ کیا تعریف ہے؟ حالات زمانہ پر نظر ڈالنے سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے لوگوں کی بھیڑ کے افراد کا ذاتی نام ہے جو صرف زبان سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت، رزاقیت، اور حاکمیت کے قائل ہیں۔جناب محمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت مانتے اور قرآن عظیم کو کتاب ہدایت اور منجانب اللہ ہونے پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔لیکن بلحاظ مسلک وعمل اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔اپنی مسلمان بہنوں کو اغوا کریں، زنا کریں، چوری وجیب تراشی کریں، مسلمانوں کو قتل کریں، شراب خوری کریں، جوا

کھیلیں، رشوت لیں، چور بازاری کریں، غیر اللہ کو سجدہ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر غیر رسول کو اپنا ہادی، رہنما اور لیڈر بنائیں پھر بھی وہ مسلمان ہیں۔

خیر یہ تو مسلمانوں کے سوچنے سمجھنے کی بات ہے۔۔آمدم برسر موضوع میں یہ عرض کرر ہا تھا کہ لفظ مسلمان ایجاد یا اختراع بندہ ہے۔جس کو بھی کہا جائے بجا و درست اور صحیح مگر لفظ مسلم بے معنی نہیں ہے۔اس کا مصدر ''اسلام'' ہے اور اسلام کے معنی سر تسلیم خم کرنا، گردن جھکا دینا، اپنے آپ کو سپرد کر دینا (ان کنڈیشنل سرینڈر) ہے۔یعنی بے چوں و چراں، بغیر حیل وحجت اور بغیر تاویل تابعداری وفرمانبرداری کرنا۔اور مسلم (جو اسم فاعل ہے اور اسلام سے بنا ہے) کے معنی ہوئے سر تسلیم خم کرنے والا، گردن جھکانے دینے والا، اپنے آپ کر سپرد کر دینے والا۔معلوم ہوا کہ مسلم اسم صفت بھی ہے یعنی جس میں تابعداری اور فرمانبرداری کی صفات بدرجہ اتم ہوں اسی کو مسلم کہا جاتا ہے اور کہا جائے گا۔دینی لحاظ سے قرآن عظیم نے مسلم کی تعریف حسب ذیل بیان سے واضح کی ہے۔تمہارا نام اس نے مسلم رکھا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔

غلط فہمی ۲۹:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر بنوخذیمہ کی طرف روانہ کیا، حضرت خالدؓ نے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دی۔انہوں نے جواب میں بجائے اَسْلَمْنَا (ہم نے اسلام قبول کیا) کہنے کے صَبَاءَ نَا صَبَاءَ نَا (ہم بے دین ہوگئے یا ہم نے دین بدل دیا) کہنا شروع کر دیا۔حضرت خالدؓ نے غلط فہمی سے انہیں کافر سمجھا، کچھ کو قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کر لیا۔

جب یہ لشکر واپس آیا تو اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: اے اللہ میں اس کام سے جو خالدؓ نے کیا بری الذمہ ہوں، اے اللہ میں اس کام سے جو خالدؓ نے کیا بری الذمہ ہوں۔تکفیری خیالات کے تمام لوگوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیئے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۶/۳۷)

ازالہ:۔ ہمارا فرقہ پرستوں سے آج تک اس قسم کا کوئی معرکہ نہیں ہوا۔بلکہ ہماری تحریک نے جب بھی زور پکڑا تو اس کا محور توحید ہی رہا ہے۔لیکن جو لوگ خود کلمہ گو لوگوں سے اپنے مطلب کی خاطر جہاد فرض سمجھتے ہوں انہیں اس طرح کی بات زیب نہیں دیتی۔بہرحال صدیق رضا صاحب کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ ہمارے لئے مدادغیبی ہے کہ موصوف نے ایک ایسے اہم واقع کی طرف ہماری راہنمائی فرمادی جو خود جماعت اہلحدیث کی ذلت ورسوائی کا باعث اور ان کے منہ پر ایک ایسا یادگار طمانچہ ہے جو وہ ان شاء اللہ مرتے دم تک یاد رکھیں گے۔ملاحظہ فرمائیے:۔

حافظ ثناء اللہ ضیاء ممتاز مناظر اور محقق اہلحدیث فرماتے ہیں:۔

مشہور واقعہ ہے کہ خالد بن ولیدؓ کی تلوار سے ایک ایسے فرد کا سر قلم ہو جاتا ہے جو خالدؓ کی تلوار اٹھنے سے قبل اسلام کے خلاف صف آرا تھا اور تلوار نیچے آنے سے پہلے کلمہ شہادت پڑھنے لگتا ہے۔خالد بن ولیدؓ کی سرپرستی میں لڑنے والا مسلم مجاہد یہ سارا ماجرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیتا ہے۔جبکہ عہد حاضر میں اخلاقی اور مذہبی تربیت کے فقدان کی وجہ سے ایک مجاہد اپنی گولی اپنے ساتھی کے سینے میں پیوست کر کے اسے ابدی نیند سلا دیتا ہے اور لشکر کے شرکاء نہایت صفائی سے اسے شہید محاذ ظاہر کر دیتے ہیں اور جب کسی ذاتی مناقشہ کی صورت میں یہ دفن شدہ حقیقت زندہ ہوتی ہے تو میر کارواں سمیت پوری جہادی مشنری اسے قتل سہو ثابت کرنے کیلئے سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ظاہر ہے کہ اس قسم کے جہادی پروگرام کو قتال فی سبیل اللہ کے نام سے تعبیر کرنا قتال فی سبیل اللہ کے ساتھ مذاق کے ماسوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔(ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۱۸ جولائی ۱۹۹۶ء) اس کہانی کو وقتی طور پر یہیں روکتے ہیں۔یہ قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی کے بیٹے ضیاء الحفیظ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

کشمیر وافغانستان میں سرگرم رہنے والے سابق مجاہد رہنما محمد اسمٰعیل سلفی سے گفتگو۔

اہلحدیث جہاد کے پرفریب نعروں کے سحر سے نکلیں اور حقیقی جہاد کی طرف آئیں۔پاکستان میں اسلام ہوگا تو کشمیر بھی آزاد ہو سکے گا۔

سوال: جہادی تحریک سے کب اور کس طرح وابستہ ہوئے؟

جواب: علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی شہادت کے بعد اس تحریک سے وابستہ ہوا تھا اس نقطہ نظر سے کہ جہاد اسلام کی کوہان ہے اور یہ کام اہلحدیثوں ہی کا ہے۔دوسرے اگر یہ کام کریں بھی تو کیونکہ ان کا عقیدہ ہی درست نہیں ہے تو وہ مر بھی جائے گا تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ (ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۴۲)

سوال: پہلی مرتبہ مقبوضہ کشمیر کب گئے؟

جواب: ہم سے پہلے بھی لڑکے جا چکے تھے۔میں پہلی مرتبہ اگست ۱۹۹۳ء میں کشمیر گیا۔میں اپنے گروپ کا امیر تھا۔البرق جو بریلیوں کی تنظیم ہے فاروق قریشی اس کے سرپرست ہیں،اسی تنظیم (البرق) کے گائیڈ کی رہنمائی میں ہم اندر گئے لیکن اندر جا کر اس نے ہم سے دھوکہ کیا اور راستے میں ہی ہمیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ہم انیس دن تک ادھر اُدھر جنگلوں میں بھٹکتے اور کسی نہ کسی طرح واپس مظفر آباد پہنچے اور ذمہ دار حضرات کو ساری صورت حال بتائی تو انہوں نے کہا کہ گائیڈ آئے گا تو اس سے بات ہوگی لیکن پھر نہ گائیڈ واپس آیا نہ اس سے بات ہو سکی۔(ماہنامہ صراط مستقیم صفحہ ۴۲)

سوال: سنا ہے مجاہدین کی کاروائیوں کی رپورٹوں کو شائع کرتے ہوئے مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے۔

جواب: مبالغہ آرائی کو تو اپنا شرعی حق سمجھا جاتا ہے۔بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ہم کوئی حملہ کرتے اور واپس آکر جب مجلّے میں اس کی رپورٹ پڑھتے تو حیران ہو جاتے کہ یہ اسی حملے کی رپورٹ ہے۔جو ہم کر کے آئے تھے۔اسے بڑھا چڑھا کر کچھ سے کچھ بنا دیا گیا ہوتا۔ہم شش و پنج میں پڑ جاتے کہ شاید یہ کسی اور کاروائی کی رپورٹ ہے۔لکھا ہوتا کہ اتنے ہندو مارے گئے اتنے زخمی ہو گئے جبکہ اس کے بارے

میں کوئی مستند بات نہیں کہی جاسکتی۔

یہاں تک کہ بعض رپورٹیں تو بالکل من گھڑت بھی شائع ہوتی ہیں۔اس کی سب سے بڑی مثال قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی کے بیٹے ضیاء الحفیظ کی شہادت کی رپورٹ ہے جو حقیقت کے بالکل برعکس تھی۔لکھا یہ گیا کہ وہ محاذ جنگ پر کمیونسٹوں کی گولی سے شہید ہوا جبکہ وہ اپنے ہی ایک ساتھی کی گولی لگنے سے شہید ہوا تھا۔وہ لڑکا بھی ہمارے بہاولنگر کا ہی رہنے والا تھا۔اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی اس قسم کا حادثہ پیش آجائے تو پہلے اسے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر اگر وہ چھپ گیا تو ٹھیک وگرنہ یہ کہہ دیا کہ شہید ہوا تھا۔(ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۴۴)

سوال: گزشتہ صراط مستقیم میں اشفاق گوندل کا نقطہ نظر شائع ہوا۔اس میں بتایا گیا تھا کہ جب ابتدائی دنوں میں بھیجے گئے ابو حفص اور بعض دیگر ساتھی تحریک المجاہدین میں شامل ہونے والے تھے، اوپر سے البرق کے کمانڈر کو فون کیا گیا کہ انہیں کسی بڑے معرکے میں بھیج کر شہید کرادو اور پھر دوسرے دن ابو حفص کی شہادت ہوگئی۔کیا اس قسم کے واقعات میں کوئی صداقت ہے کہ جب پتہ لگا کہ فلاں شخص میں ہمارے گروپ کے خلاف بغاوت کے جراثیم پیدا ہو رہے ہیں۔تو اسے وہیں شہید کرا دیا؟

اس بارے میں تو کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن جس طرح قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی کے بیٹے کا واقعہ ہے اس کی بنیاد پر یہ بات باوزن معلوم ہوتی ہے اور اس بنیاد پر بھی کہ جب میں ان سے علیٰحدہ ہوا ہوں تو مجھے پیغامات مل رہے ہیں کہ تمہیں اب شہید ہو جانا چاہیئے۔تم اب تک شہید کیوں نہیں ہوئے۔اس لئے ان سے علیٰحدہ ہونے کی وجہ سے جب مجھے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تم دین سے ہٹ گئے ہو اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمہیں شہید ہو جانا چاہیئے تو پھر شہید بھی کرایا جاسکتا ہے۔(ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۴۵)

غلط فہمی ۳۰:۔ اگر کوئی عام آدمی جو مسلم ہونے کے باوجود یہ کہہ دیتا ہے کہ میں مسلم نہیں ہوں تو اس سے اس کی مراد یہی ہو سکتی ہے کہ میں تکفیری نہیں ہوں جو اپنے ماں باپ تک کا جنازہ نہیں پڑھتے۔صرف اس لئے کہ ماں باپ نے اُن کا فرقہ جوائن نہیں کیا۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۷)

ازالہ:۔ یہ باتیں ان لوگوں کے منہ سے نکل رہی ہیں جو کل تک تقیہ کرتے ہوئے خوف کے مارے رفع یدین چھوڑ دیا کرتے تھے۔ بریلوی حضرات جنہیں کتے سے بھی بدتر سمجھتے ہوئے اپنی مسجدیں دھویا کرتے تھے۔دیوبندی جنہیں اہل خبیث کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔پھر سوال کرتے ہیں کہ وہ کون سے گدھے ہیں جو فقہاء کے مقابلے میں اپنی سفہاء کی بات کو قرآن وحدیث سمجھتے ہیں؟ پھر کہتے ہیں کہ نام نہاد اہلحدیث درحقیقت خوارج ہی ہیں ان کے جنگی لشکر داعش اور بے غیرت گروپ موجودہ غیر مقلدین دونوں میں خوارج کی علامات پائی جاتی ہیں۔اب ہم صدیق رضا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ان کا اگر دل ہے تو کیا کہتا ہے؟

یہ قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آباد والے ہیں جو دیوبندیوں کی صفیں چیرتے ہوئے مذہب اہلحدیث میں داخل ہوئے تھے۔کہہ رہے ہیں کہ پروفیسر حافظ محمد سعید کافر اور بے ایمان ہے اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرے۔لوگ آمین آمین کہہ رہے

ہیں۔مرا کیوال سیالکوٹ میں جمعیت اہلحدیث کی مسجد کے پیش امام کے بیٹے نے صوبیدار عبدالستار صاحب کے بتیجہ کواس پاداش میں قتل کر دیا کہ اس نے جماعۃ الدعوۃ میں ہوکر اپنا دعوتی پوسٹر ان کی مسجد میں کیوں آویزاں کیا؟ گھرجا کھ گوجرانوالہ کے خالد گھرجاکھی صاحب کہہ رہے تھے پروفیسر کمال الدین عثمانی امیر حزب اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے گدھے کے اوپر کتابیں ہوں۔ پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری صاحب فرماتے ہیں تقلید شرک ہے اور مقلد مکہ کے مشرکوں کی طرح مشرک ہے۔عبدالعزیز نورستانی صاحب مدرس الجامعہ اثریہ پشاور فرماتے ہیں۔جب کسی فعل کا ثبوت نماز کے اندر ثابت نہیں ہے اس کو نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہمارے اہلحدیث بعض وقت ایسی اندھی تقلید کرتے ہیں کہ مقلدین سے بھی ان کی تقلید بدتر ہوتی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔(کتاب الوتر صفحہ ۱۱۵)

حافظ ثناءاللہ ضیاء صاحب ممتاز مناظر اور محقق اہلحدیث فرماتے ہیں:۔

آج حالت یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث مفلوج ہے۔اس کا بڑا حصہ فالج زدہ ہے۔اسے مختلف بیماریاں لاحق ہیں۔انتشار وافتراق، سستی اور کاہلی، جمود و بے حسی اور بے مقصدیت کے امراض نے پوری جماعت کو سسکنے اور تڑپنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔(ماہنامہ صراط المستقیم کراچی صفحہ ۱۸ جولائی ۱۹۹۶ء) لہذا ہمیں طعنے دے دیکر فرقہ بندی جیسے کفر وشرک اور عذاب میں مبتلا کرنے کی کوشش کرنے والے اپنی اصلاح کریں جو ان کیلئے بہتر ہے۔ہم کسی کے بھی دشمن نہیں خیر خواہ ہیں۔

غلط فہمی ۳۱:۔ باقی لَسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡئٍ اور فَاعۡتَزِلۡ تِلۡكَ الۡفِرَقَ کُلَّهَا سے استدلال بے موقع و بے محل اور محض اپنے تکفیری خیالات کو تقویت پہنچانے کی نامناسب کوشش ہی ہے اور بس۔ وگرنہ آیت وحدیث کے ان الفاظ کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ کتاب وسنت اور توحید وسنت پر قائم کفر وشرک سے بری ایمان والوں کو کافر ومشرک سمجھ کر ان سے تمام معاملات میں علیٰحدگی اختیار کر لی جائے۔(حوالہ مذکور صفحہ ۳۸/۳۷)

ازالہ:۔ ایک دور وہ تھا جب خود صدیق رضا صاحب کے اکابرین تقلید کو شرک اور مقلدین کو مشرکین کی صف میں کھڑا کرتے ہوئے کنارہ کشی اختیار کر گئے تھے اور ایک دور یہ ہے کہ قرآن وحدیث کی من مانی تاویلیں کر کے اپنے لئے سب کچھ حلال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اور الٹا الزام ان لوگوں کو دیا جارہا ہے جو قرآن وحدیث کو دل وجان سے چاہتے ہیں۔لَسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡئٍ میں بتایا گیا ہے کہ فرقوں کا رسول سے کوئی تعلق نہیں۔جبکہ فَاعۡتَزِلۡ تِلۡكَ الۡفِرَقَ کُلَّهَا میں ان ہی فرقوں سے علیٰحدگی کا حکم ہے۔لہذا یہ بے موقع اور بے محل کہاں ہوا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

دُعَاةٌ عَلٰی اَبۡوَابِ جَهَنَّمَ مَنۡ اَجَابَهُمۡ اِلَیۡهَا قَذَفُوۡهُ فِیۡهَا۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم) لوگ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوکر لوگوں کو (اپنی طرف) بلارہے ہوں گے جو ان کی آواز پر لبیک کہے گا وہ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے پوچھا: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صِفۡهُمۡ لَنَا۔اے اللہ کے رسول کچھ ان کی صفت ہم سے بیان فرمادیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا۔ وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور قرآن وحدیث پیش کر رہے ہوں گے۔

صحابی نے پوچھا: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَٰلِكَ؟ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو مجھے آپ کس بات کا حکم دیتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ تمہیں جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا ہوگا۔

صحابی نے پوچھا: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ اگر نہ جماعت المسلمین ہو اور نہ ان کا امام (تو میں کیا کروں)؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ایسی حالت میں تم تمام فرقوں سے علیٰحدہ ہو جانا۔ خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتّٰی کہ جب تمہیں موت آئے تو اسی حالت میں موت آئے (کہ تم کسی فرقے میں شامل نہ ہو)۔

غلط فہمی ۳۲:۔ موصوف نے جو کچھ ''اسلام'' کی طرف منسوب کیا یہ بھی ان کی اسلام سے ناواقفیت کا کھلا ثبوت ہے۔ ''فرقہ بندی'' یعنی امت مسلمہ کے گروہوں میں تقسیم ہو جانے کو کفر وشرک قرار دینا بلکہ یہ بات قرآن وحدیث کی طرف منسوب کر دینا سراسر باطل ہے ۔قرآن وحدیث میں ایسا کچھ نہیں۔ یہ تو ان کے فرقہ کے بانی صاحب کے خیالات وقیاسات ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۴۴)

ازالہ:۔ یہ سب باتیں ان لوگوں کے منہ سے نکل رہی ہیں جو دن رات قرآن وحدیث کی تسبیح کرتے ہیں۔ فرقہ بندی کو کفر وشرک مسعود احمدؒ صاحب نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے (آل عمران ۱۰۶، الروم ۳۱/۳۲) تو پھر یہ ذاتی خیالات وقیاسات کہاں ہوئے؟ اگر وہ دین اسلام سے ناواقف تھے تو موصوف کون سے واقف ہیں جو قرآن وحدیث تو دور کی بات ہے اپنے علماء کے مؤقف کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے۔ ورنہ اس طرح کی فاش غلطیاں وہ کبھی نہ کرتے۔

علامہ محمدی مدنی نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم فرماتے ہیں:۔

جہاد افغانستان کے نتائج اہلحدیثوں کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ عقیدے کی بنیاد پر صرف اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جہاد ہونا چاہیئے ۔شرک وبدعات کی بیخ کنی کیلئے بے حد جدوجہد ہونی چاہیئے ۔ جہاد میں اگر ایک مشرک بھی شریک ہو جائے تو ہمارے عقیدے کے مطابق اس میں بے برکتی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ایک مشرک کو جہاد میں شریک ہونے سے روک دیا تھا حالانکہ اس وقت سخت ضرورت بھی تھی۔

بعض لوگ کمرشل بیس پر جہاد کر رہے ہیں کیونکہ یہ تجارت کافی نفع بخش ہے۔ جس طرح قبروں اور درباروں پر اچھی تجارت ہو رہی ہے۔ اسی طرح بعض عناصر شہیدوں کا نام لے کر ان کا کفن اور اسلحہ بیچ کر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ جن کے پاس ٹوٹی ہوئی سائیکل نہیں تھی ان کے پاس اب پجیرو ہے۔ جو پہلے چنے کی دال سے پیٹ بھرتے تھے اب انہیں مرغ روسٹ مل رہے ہیں۔ کیسی مفید تجارت ہے۔ (ماہنامہ صراط مستقیم کراچی صفحہ ۳۳ جولائی ۱۹۹۶ء)

علامہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی مرکزی رہنما جمعیت اہلحدیث فرماتے ہیں:۔

اس وقت افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ صرف اہلحدیث میں شریک جہاد کی پانچ ٹولیاں ہیں۔کم از کم ان پانچ کو تو اکٹھا ہونا چاہیئے جو سب اہلحدیث ہیں۔لہذا بنیادی مسلک ایک ہونے کی بنا پر فروعی اختلافات کے باوجود ان میں انتشار نہیں ہونا چاہیئے۔

مولوی محمد حسین شیخوپوری امیر جماعت اہلحدیث پاکستان فرماتے ہیں:۔

سب سے پہلے آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ اپنی ذات اور شخصیت کو سنواریں۔پھر پاکستان میں رائج طاغوتی نظام اور کفر و شرک، ظلم و زیادتی، بے عملی و بے راہ روی کے خلاف جہاد کریں۔اس محاذ کو چھوڑ کر کشمیر جانا صحیح نہیں کیونکہ اگر کشمیر آزاد ہو بھی جاتا ہے تو وہاں اہلحدیثوں کو حکومت نہیں ملے گی اور اس صورت میں قرآن و حدیث غالب نہیں ہوگا۔آزادی کے بعد کشمیر پاکستان سے ملے گا اور جو کفر و شرک کا نظام یہاں رائج ہے وہی اس میں بھی ہوگا۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ سب سے پہلے جماعت اہلحدیث کو متحد اور مضبوط بنایا جائے۔ آپ دیکھ لیں افغانستان کا کیا حال ہے۔خانہ جنگی ہے سلفی مجاہدین کو ذبح کیا گیا اور حالات ایسے نظر آرہے ہیں کہ کل کشمیر میں بھی یہی کچھ ہوگا۔

غلط فہمی ۳۳:۔ مسعود صاحب کا یہ فرمان کہ دوسرے تمام فرقے بھی ایک دوسرے کو کافر کہتے، لکھتے اور سمجھتے ہیں۔تو اس سلسلہ میں اتنا ہی عرض ہے کہ کوئی بھی اس بات پر تکفیر نہیں کرتا کہ یہ ہمارے فرقہ میں نہیں اس لئے مسلم نہیں۔(حوالہ مذکور صفحہ ۴۴)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب کے شاطرانہ اور مکارانہ پن کا اندازہ لگایئے کہ کوئی بھی اس بات پر تکفیر نہیں کرتا کہ وہ ہمارے فرقہ میں نہیں ہے؟ تو کیا موصوف اس کے علاوہ کوئی اور وجہ بتا سکتے ہیں؟ اب وجہ خواہ کچھ بھی ہو سمجھتے تو کافر ہی ہیں اور وہ وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر اور دوسروں کو ناحق پر سمجھتا ہے۔بہر حال وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ۔ (یٰسین ۱۷) اور ہمارے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔تاکہ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ جس کو ہلاک ہونا ہے (اتمام) حجت کے بعد ہلاک ہو۔ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔ (الانفال ۴۲) اور جس کو زندہ رہنا ہے (اتمام) حجت کے بعد زندہ رہے۔

حیاتی دیوبندی (حنفی) سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک لکھتا ہے:۔

(۱) کسی بھی تبلیغی کو اس کا پتہ نہیں کہ ناسخ و منسوخ کیا ہے۔لہذا ان کی مجلس میں بیٹھنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے، کیونکہ یہ خود بھی مذہبی اور روحانی عقائد کے لحاظ سے ہلاک ہیں۔دوسروں کو بھی چاہتے ہیں کہ ہلاک کر دیں۔

(۲) دوسرا بڑا گمراہ فرقہ اہل حدیث ہیں، تیسرا بڑا گمراہ فرقہ جماعت اسلامی (مودودی) ہے، یہ ایک جہنمی فرقہ ہے، چوتھا بڑا گمراہ فرقہ وہابی فرقہ ہے، مسلمانوں کو چاہیئے اہل سنت کے عقائد پر عمل کرتے ہوئے تمام گمراہ فرقوں سے کنارہ کش رہیں۔(تحفۃ المؤمنین صفحہ ۷۹/۸۰)

بریلویوں کے فتوے۔

(۱) بے شک ابوالکلام آزاد مرتد ہے، جیسا کہ اس کی تفسیر (ترجمان القرآن) کا نام نجس کتاب رکھا گیا ہے۔ (تجانب اہل سنت صفحہ ۱۲۶)

(۲) بے شک ثناء اللہ اور غیر مقلدین (یعنی سلفی اور اہل حدیث) کے راہنما مرتد ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۴۷)

(۳) ایک ان میں سے وہابیہ شیطانیہ ہے، یہ روافض کی طرح شیطانی فرقہ ہے۔ (حسام الحرمین صفحہ ۲۱)

(۴) ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا اور آگ ان کو جلائے گی۔ (خالص الاعتقاد للبریلوی صفحہ ۶۲)

(۵) دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں: یہ گروہ تمام کے تمام کافر ہیں، مرتد ہیں، اسلام سے نکلے ہوئے ہیں، پس جس نے ان کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہیں۔ (حسام الحرمین صفحہ ۳۱)

(۶) وہابی کافر مرتد ہیں جس نے ان کی صلاۃ جنازہ پڑھی اس نے کفر کیا۔ (ملفوظات صفحہ ۲۶)

(۷) دیوبندیوں کے ساتھ میل جول ان کی شادی غمی میں جانا حرام ہے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ مزدوری اور نوکری بھی حرام ہے اور ان سے دور بھاگنا لازمی ہے۔ (المبین فی ختم النبیین، فی الفتاویٰ رضویہ صفحہ ۹۵)

(۸) دیوبندی کافر ہیں جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (اصلاحی پیغام نوجوانوں کے نام مؤلف انیس احمد نوری مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر)

اہلحدیثوں کے فتوے۔

(۱) سچ کہا کہنے والے نے کہ دیوبندی اس مذہب کے یہودی ہیں۔ (مذہب حنفی کا مذہب اسلام سے اختلاف صفحہ ۱۸ بحوالہ مسائل غیر مقلدین مؤلف محمد ابوبکر مکتبہ اثریہ قاسمی منزل سیدواڑہ غازیپور یوپی انڈیا)

(۲) یہ تو حنفی یہودیوں کی فطرت ہے جو قرآن کی آیتوں میں تحریف کرتے ہیں۔ اضافے اور انکار کرتے ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۰)

(۳) لیکن چونکہ ان کا مذہب حنفی ہے، ان کا رب ابوحنیفہ ہے ان کے نبی علمائے احناف ہیں، یہ صرف ان ہی کا حکم مانیں گے اللہ اور رسول کا حکم نہیں مانیں گے۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۴)

(۴) حنفی عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ کتوں کی طرح ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر سجدہ کریں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۴)

(۵) چونکہ ان کا رب ابوحنیفہ ہے اور ان کے نبی علمائے احناف ہیں اس لئے یہ ان کی بتائی ہوئی نماز پڑھتے ہیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۵)

غلط فہمی ۳۴:۔ اگر آپ کسی کو کافر نہیں کہتے تو اس کا مطلب پھر یہی ہوگا کہ آپ سب ہی کو مسلم کہتے ہیں۔ اگر مسلم نہیں کہتے تو مطلب کافر ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ مسعود صاحب لکھ چکے ہیں کہ آدمی یا تو مسلم ہوگا یا کافر۔ لہذا توریہ چھوڑیئے اور کھل کر سامنے آئیں۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۴۶)

ازالہ:۔ یہ تو صحیح ہے کہ آدمی یا تو مسلم ہوگا یا کافر۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر کہتے یا سمجھتے ہیں۔ ہم فرقہ کہتے ہیں اور علی الاعلان

کہتے ہیں کیونکہ حدیث میں یہی ملتا ہے۔اب جو لوگ اپنی طرف سے خود ہی منطقی نتیجہ نکال کر ہمیں بدنام کر رہے ہیں تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ باقی جہاں تک کھل کر سامنے آنے کا تعلق ہے تو اس کے علاوہ اور کس طرح کھل کر سامنے آئیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلَا اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ افْتَرَقُوْا عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَاِنَّ ھٰذِہِ الْمِلَّۃَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ، ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ۔(ابوداوٗد کتاب السنۃ باب شرح السنۃ وسندہ صحیح۔التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)خبردار ہو جاؤ اہل کتاب میں سے جو لوگ تم سے پہلے ہوئے ہیں وہ ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور یہ ملت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔۷۲ فرقے دوزخ میں (جائیں گے) اور ایک جنت میں (جائے گا) اور وہ جماعت ہوگی۔لہٰذا صدیق رضا صاحب فی الحال اسی پر اکتفا کریں۔

غلط فہمی ۳۵:۔ قصہ مختصر کہ رجسٹرڈ فرقہ کے بانی وامیر ثانی کی تحریرات وبیانات سے ان کے تکفیری ہونے کے (۲۰) ٹھوس حوالہ جات اس حقیقت کو ثابت کرنے کیلئے کافی وشافی اور وافی ثبوت ہیں کہ اپنی فرقہ کے بارے میں یہ دعویٰ کرنے والے کہ یہ جماعت المسلمین ہے۔درحقیقت تکفیری ہیں اور ان کا رجسٹرڈ فرقہ اصل میں جماعت التکفیر رجسٹرڈ ہے نہ کہ جماعت المسلمین۔(حوالہ مذکور صفحہ ۴۶)

ازالہ:۔ صدیق رضا صاحب نے ہمارے صبر کے امتحان کی انتہا کر دی تھی۔قصہ مختصر کہ ہم نے بھی اپنے اوپر لگے تمام الزامات کی تردید کے ساتھ ساتھ انگریزوں سے رجسٹرڈ فرقہ کے جید علماء کی تحریرات، بیانات اور انٹرویوز سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جماعت اہلحدیث کے پاس ماسوائے رفع یدین، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام کے اور کچھ نہیں ہے۔بلکہ رجسٹرڈ، رجسٹرڈ کرتے کرتے انگریزوں کی رجسٹریشن بھی موصوف کے گلے پڑ گئی ہے اور فرقہ فرقہ کرتے ہوئے وہ اپنے بہت سے پول کھلوا چکے ہیں۔اب دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی۔اگر وہ اپنا اصل چہرہ پہچان گئے تو انہیں ہدایت نصیب ہو جائے گی اور اگر نہ پہچان سکے تو پھر وہ پہلے سے بھی زیادہ بگڑ جائیں گے۔بہرحال ہماری تمنا یہی ہے کہ انہیں ہدایت نصیب ہو اور وہ کوئی تعمیری کام کریں۔

تنقید ہی اگر کرنی ہے تو دوسروں کے کندھے پر رکھ کر نہ چلائیں۔ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ ثابت کرنا پڑ جائے کہ علماء دیوبند اہلحدیث کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بَاْسُھُمْ بَیْنَھُمْ شَدِیْدٌ، تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی۔(الحشر ۱۴) یہ آپس میں (ایک دوسرے سے) بہت خوف زدہ رہتے ہیں، (اے رسول) آپ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ سب ایک ہیں حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔فرقہ بندی میں ملوث افراد کو اللہ تعالیٰ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ۔اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے سے تعبیر کرتا ہے۔لہٰذا فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا۔تم اللہ کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے ہو۔کی اگر قدر کرنی ہے تو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔(آل عمران ۱۰۳) پر عمل ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُقدّمہ

﴿سخنہائے گفتنی﴾

بچپن کا دور بھی کیا عجیب دور تھا۔ کام، کام اور کام، لیکن دوسروں کا مال کھانے کو مردار سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور مال مویشی کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ ۱۹۶۸ء میں پہلی بار ہمارے گاؤں جبڑ باڑیاں میں گورنمنٹ پرائمری سکول منظور ہوا۔ قبل ازیں ایک غالب اکثریت ناخواندہ لوگوں کی تھی، لیکن سادہ مزاج، مہمان نواز، منافقت سے دور، جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے کو زندگی اور موت کا مسئلہ سمجھتے تھے۔ ہزاروں کی آبادی میں اگر دو چار سپیشلسٹ ہوں تو میں ان کی بات نہیں کرتا۔

چھ کلمے، ایمان مفصل، ایمان مجمل، آیت الکرسی اور ناظرہ قرآن یہ اس وقت کا کل علمی سرمایہ ہوا کرتا تھا۔ نماز جمعہ اور عیدین ان دنوں حنفی مذہب میں دیہات کے اندر ممنوع تھے، لیکن نماز تراویح کا بھی تصور نہیں تھا۔ نمازی بہت کم لیکن اکثریت روزوں کی پابند تھی۔ گھڑیوں کا نام ونشان نہ تھا۔ سحری کا اندازہ مرغ کی آذان اور ستاروں کی مدد سے کیا جاتا تھا۔ پورے گاؤں میں بس ایک ریڈیو تھا۔ شروع رمضان میں تو اکثر لوگ پیشگی روزہ رکھ لیتے تھے، لیکن عید کی خبر سننے کیلئے ریڈیو کو کام میں لایا جاتا تھا۔

پکی روٹی، نور نامہ، وعظ عبداللہ، پرانی جنگوں کے افسانے اور مصنوعی قصے کہانیاں، غلام حسین اینڈ سنز کی طرف سے چند پمفلٹ مثلاً درود تاج، درود ماہی، درود لکھی جو آج تک بھی میسر ہیں اس وقت کی مشہور کتابیں ہوا کرتی تھیں۔ پیری مریدی عروج پر تھی۔ لوگ میرا کلسی اور کہیاں شریف کا رخ کیا کرتے تھے۔ کہیاں بہت بڑا عرس ہوتا تھا جس میں لاہور سے قوال تشریف لاتے اور شرک کی بھرمار میں میاں سرور خانہ تیریاں نی اچیاں شاناں۔ آقا تیرا ڈیرہ ہے کہیاں شریف گا گا کر لوگوں کے دل گرمایا کرتے تھے۔ محمد یونس (حال قاری محمد یونس) صاحب اور راقم ان شرکیہ افعال کا برملا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

نمبردار محمد افضل صاحب ہر سال عید میلاد النبی پورے اہتمام سے منایا کرتے تھے۔ ہم پر مولوی ولی محمد صاحب کی وجہ سے دیوبندیت کا رنگ غالب تھا۔ مولوی صاحب کے پرعزم اور جرات مندانہ اقدامات کے مخالفین بھی معترف تھے۔ ان پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا تھا کہ وہ درود کے منکر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ درود کے منکر تھے لیکن اس درود کے نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے بلکہ بریلوی حضرات کے منتخب کردہ درود کے وہ مخالف تھے۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو راقم اور قاری محمد یونس میٹرک سپلیمنٹری امتحان کیلئے مظفر آباد آئے اور وہاں سے راولپنڈی محلّہ پیراڑہ دیوبندیوں کی ایک چھوٹی سی مسجد میں بھائی ھارون صاحب کے پاس آگئے۔ دیہات سے کسی شہر میں یہ پہلا موقع تھا۔ دوسرے دن ۳۰۔۱۲ بجے قریب ہی ایک مسجد سے ظہر کی آذان کی آواز سنائی دی۔ ہمارے لئے یہ ایک نئی بات تھی۔ ھارون صاحب نے بتایا کہ یہ جامع مسجد روڈ پر واقع اہل حدیث مسجد کی آذان ہے۔ ہم نے اہل حدیث کا نام زندگی میں پہلی بار سنا تھا۔ لہذا ان کی اس آذان اور نام نے ہمیں تجسّس میں ڈال دیا۔ ھارون صاحب کہنے لگے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوخ سنتوں پر عمل کرتے ہیں جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل پیرا ہیں۔ یہ سن کر ہم نے اہل حدیث کو بے مقصد لوگ سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا۔

نماز جمعہ راجہ بازار مولوی غلام اللہ صاحب اور کبھی چراغ الدین شاہ صاحب کے پیچھے ادا کرتے تھے۔ ایک دن حفظ قرآن کے فضائل پڑھے کہ حافظ قرآن کے والدین کو قیامت کے دن نور کے ممبروں پر بٹھایا جائے گا اور ان کو سونے کا تاج پہنایا جائے گا۔ حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا۔ پھر کیا تھا وہاں ہی سے عازم سفر ہو کر عشاء کے قریب مدرسہ تعلیم الاسلام ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور پہنچ گیا۔ اس دن تمام طلباء ختم سے لطف اندوز ہو کر آئے ہوئے تھے۔ لہذا پہلی ہی شام اگلے دن کی خشک روٹی قاری مشتاق اور قاری عزیر صاحب نے پانی میں بھگو کر گرم توے پر رکھ دی، پھر ہم تینوں نے چائے کے ساتھ نوش فرمائی

۔اس طرح پیٹ کی آگ تو ٹھنڈی ہوگئی، لیکن جنت کا سارا خواب چکنا چور ہو گیا۔

اس وقت مولوی ضیاء الدین صاحب خطیب اور قاری نور الحق صاحب سنئیر مدرس تھے۔ حفظ کی کلاسیں قاری مشتاق اور قاری عزیر صاحب کے پاس تھیں۔گاؤں کے ایک طالب علم عبد الرشید صاحب اور کٹھہ چوگلی کے قاری محمد صفدر صاحب سے ملاقات بھی ہوگئی۔ یوں دن گزرنے لگے۔ ہم قاری نور الحق صاحب کے ہمراہ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے قاری عبد المالک صاحب کے پیچھے شیراں والا گیٹ ہری پور بھی جایا کرتے تھے۔

وقت کی پابندی اور آزاد زندگی میں بڑا فرق ہے۔لہذا رات دیر تک جاگنے، علی الصبح اٹھنے اور کھانے کے ناقص انتظامات سے میری اکتاہٹ میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ میں نے عبد الرشید صاحب سے مشورہ کیا تو وہ بھی اس سلسلہ میں کافی پریشان حال تھے۔لہذا دونوں نے قاری محمد صفدر صاحب کو اس صورت حال سے آگاہ کیا۔قاری صاحب کہنے لگے کہ آپ حویلیاں بھائی حبیب الرحمٰن صاحب کے پاس چلے جائیں میں بھی چند ماہ بعد فارغ ہو کر آ جاؤں گا، لہذا ہم دونوں ہری پور سے رفو چکر ہو کر حویلیاں گاؤں سروالی مسجد میں آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد صفدر صاحب بھی پہنچ آئے، لیکن مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اپنی ذمہ داریاں انہیں سونپ کر خود ایبٹ آباد کسی گورنمنٹ سکول میں ملازم ہو گئے، یوں مدرسہ دن بدن تنزلی کا شکار ہوتا گیا۔

البتہ جنازے نمٹانے اور ختم کا کام زوروں پر تھا۔ایک صاحب خانہ نے کہا کہ پانچ قرآن مجید ختم کرنے ہیں۔۱۵ سے ۲۰ طلباء کیلئے یہ بہت مشکل کام تھا۔لیکن پرانے طلباء کے تجربہ نے یہ بھی کر دکھایا۔تین قرآن مجید تو تین حفاظ کرام نے اپنے ذمہ لے لئے۔ باقی دو قرآن مجید کے پارے طلباء میں تقسیم کر دیئے گئے۔قاعدہ پڑھنے والے بچوں نے ہر لائن پر انگلی پھیر کر جبکہ حفظ والوں نے پڑھ کر وہ بھی فارغ کر دیئے۔ اہل میت کو جہاں اپنا مردہ بخشوانے کی فکر تھی، وہاں طلباء کو ان سے بھی زیادہ دیگ کی لالچ تھی۔ یہ اوائل ۱۹۷۹ء تھا۔

حویلیاں کا ذکر ہو رہا ہو تو مرکزی جامع مسجد کے خطیب قاضی چن پیر الہاشمی صاحب اور ہیڈ ماسٹر ملک عبد القادر صاحب کا نام نہ لینا بھی سخت ناانصافی ہوگی۔قاضی صاحب ساری زندگی حضرت امیر معاویہؓ کے بدترین دشمن سنی پیر محمود شاہ سے برسرِ پیکار رہے ہیں۔امیر معاویہ چوک حویلیاں بھی اسی کی وجہ تسمیہ ہے۔ہم کشمیری ہونے کے ناطے قاضی صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔یہی محبت کبھی کبھار کہیال ایبٹ آباد کے شفیق الرحمٰن قریشی صاحب کے پاس بھی ہمیں لے جایا کرتی تھی۔

اپریل ۱۹۷۹ء کو میں قاری ولی اللہ صاحب بالاکوٹ والے کے پاس ایبٹ آباد آ گیا۔ وہ ان دنوں منڈیاں ڈگری کالج سے تھوڑا سا آگے محلّہ عثمان آباد کی طرف کیپٹن نذیر صاحب کے گھر ان کے بچوں کو حفظ کراتے اور ساتھ ہی ایک مسجد میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔وہ ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور ۱۵ سال پڑھانے کا تجربہ رکھتے تھے۔ بہت محنتی، تہجد گزار اور تبلیغی جماعت سے بھی منسلک تھے۔شب جمعہ اکثر تبلیغی مرکز میں گزارتے تھے۔ وہ تہجد کی نماز میں بہت رویا کرتے تھے۔ان کی وجہ سے میں بھی تبلیغ سے منسلک ہو گیا۔

مولوی ولی محمد صاحب کے بعد یہ دوسرا شخص ہے جس نے میری زندگی میں انقلاب برپا کیا۔وہ اکثر خان محمد صاحب کندیاں (میانوالی) والے کا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔جبکہ اب تک مجھے بھی عبد المجید ندیم، عبد الشکور دینپوری، عبد الحئی عابد اور محمد ضیاء القاسمی صاحب کو جلسوں میں بہت قریب سے دیکھنے اور سننے کے مواقع میسر آ چکے تھے۔عنایت اللہ گجراتی، طاہر پنج پیری، محمد امین صفدر اوکاڑوی، سرفراز خان گکھڑوی، قاری محمد حنیف ملتانی اور احمد سعید ملتانی کے شہرہ آفاق چرچے اس کے علاوہ ہیں۔

کیپٹن نذیر صاحب کے بچے حفظ سے فارغ ہوئے تو ولی اللہ صاحب ڈی ایچ کیو اسپتال مانسہرہ کے سامنے فاروق اعظم مسجد میں پہنچ گئے اور ایک نئے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ چار ماہ بعد رمضان المبارک شروع ہوا تو وہ خود بھی اعتکاف بیٹھے اور ہمیں بھی بٹھایا

۔رمضان المبارک کے بعد مدرسہ میں چھٹیاں ہوگئیں لہذا راقم بھی گیارہ ماہ بعد اپنے گھر پہنچ گیا۔ یہ ستمبر ۱۹۷۹ء تھا۔

مئی ۱۹۸۰ء کو زندگی نے ایک اور کروٹ لی تو پاک آرمی میں شمولیت اختیار کرلی اور ملیر کینٹ کراچی پہنچ گیا۔حسب چاہت یہاں پر بھی ہمیں بہترین تبلیغی ماحول میسر آیا،شب جمعہ کو گاڑی تبلیغی مرکز لے کر جاتی اور واپس لاتی تھی۔علاوہ ازیں ایکس کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب کی کتابیں بھی اپنا جادو اثر جگائے ہوئے تھیں۔راقم توحید کی خوشی میں ان کے قریب ہوا پھر عذاب قبر کو چھٹی کرا کر عذاب برزخ کا قائل ہوگیا۔

کچھ اہل حدیث دوست بھی ہمیں ہاتھوں ہاتھ لینے کی فکر میں رہتے تھے۔وہ مسائل کی چھیڑ چھاڑ کرتے اور فوراً کہتے آؤ یہ مسئلہ آپ کو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں دیکھاتے ہیں۔دلپذیر احمد صاحب تو تیار ہوجاتے،لیکن راقم انہیں یہ کہہ کر روک لیتا کہ ہم بخاری اور مسلم کی احادیث کو کیا جانیں یہ تو علماء کا کام ہے۔ہمارے امام ابوحنیفہؒ امام اعظم ہیں تو پھر ڈر کس بات کا ہے؟

نماز جمعہ کی ادائیگی کا عام معمول کھوکھراپار کی ایک چھوٹی سی مسجد میں مولوی امیر اللہ خان صاحب توحیدی کے پیچھے تھا ۔یاد رہے کہ مسعود الدین عثمانی اور امیر اللہ خان صاحب کی توحید میں بڑا فرق تھا۔یہ دیوبندی توحیدی تھے۔امیر اللہ صاحب تو اب اس دنیا میں نہیں ہیں،لیکن وہ مسجد آج توحیدی مسجد کے نام سے مشہور ہے اور مرکز جماعت المسلمین کے مغربی گیٹ کے بالکل سامنے گلی میں واقع ہے۔

ایک دن ایک اہلحدیث ساتھی راقم کو جامع مسجد الفاروق اہلحدیث ماڈل کالونی بھی لے گئے۔بادلنخواستہ جب وہاں پہنچا تو جمعہ کا خطبہ شروع ہو چکا تھا۔چند لوگ ننگے سر، پاؤں پھیلا کر اور ہاتھ گردن سے لٹکائے نماز ادا کر رہے تھے،اس کیفیت نے گویا کہ جلتی پر تیل کا کام کیا۔راقم نے جان بوجھ کر وضو میں دیر کی، جب جماعت کھڑی ہوئی تو وہاں سے نکل کر دیوبندیوں کی مسجد میں پہنچا،لیکن وہاں نماز اختتام کو پہنچنے والی تھی۔لہذا بامر مجبوری ریلوے پھاٹک سے دوسری طرف جا کر تین بجے ایک بریلوی مولوی صاحب کے پیچھے نماز جمعہ ادا کی۔

ستمبر ۱۹۸۱ء کو راقم کراچی سے چکلالہ راولپنڈی پہنچ گیا۔کچھ دنوں بعد دلپذیر احمد صاحب بھی پہنچ آئے۔یہاں پرا ستقلال آباد سرگودہا کے فیروز صاحب بھی ہمیں مل گئے۔اس بار مزید ترقی یہ ہوئی کہ اللہ یار خان صاحب میانوالی کے سلسلہ اویسیہ میں اللہ ہو کی ضربیں لگانے لگے۔فیروز صاحب ہم سے کچھ زیادہ ہی فعال تھے۔لفظ اللہ کے ساتھ ناک کے راستے زور زور سے سانس کھینچنے اور پھر دل پر ہو کی ضرب لگانے سے ان کی ناک بہنے لگتی۔وہ وجد کی کیفیت میں بھی چلے جاتے تھے۔

دوران ذکر لائٹیں اور آنکھیں بند کرائی جاتی تھی۔امیر صاحب کہتے جاتے وہ وقت یاد کرو جب نزاع کا عالم ہوگا ،پھر کہتے وہ وقت یاد کرو جب قبر میں تم سے سوالات پوچھے جا رہے ہوں گے۔پھر کہتے وہ وقت یاد کرو جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر زندگی کے پل پل کا حساب دے رہے ہوگے۔اس سارے وقفہ میں ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کر کے رویا کرتے تھے۔آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے تصوراتی ملاقات کرائی جاتی۔

ہمیں یہ ترغیب بھی دی جاتی تھی کہ ۹ ماہ چلہ کے بعد بندہ عالم ارواح میں مردوں سے ہم کلام ہو کر ان کے حال واحوال بھی معلوم کر سکتا ہے۔ہم بہت خوش تھے کیونکہ بظاہر یہ لوگ بڑے ہی باعمل تھے۔چار ماہ بعد اسلام آباد میں ان کا اجتماع شروع ہوگیا۔دلپذیر احمد صاحب اجتماع میں گئے اور واپس آ کر بتایا کہ لوگ اللہ یار خان صاحب کے ہاتھ چوم رہے تھے،لہذا میں بغیر بیعت کئے واپس آ گیا ہوں۔یہ خبر ہمارے لئے گویا خطرے کا الارم تھی۔چھ ماہ بعد ایک صوبیدار صاحب نے حضرت عمرؓ کے حوالہ سے یا ساری الجبل کا واقع سنا کر ہمیں ہمیشہ کیلئے دور کر دیا۔

ابھی اس صدمہ سے سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک اہل حدیث ہڈکلرک

عبدالرحمٰن صاحب تقریریں سننے کے بہانے ہمارے قریب قریب ہونا شروع ہوگئے۔ہم علمائے دیوبند کی تقریروں کی کیسٹیں لگا کر سنا کرتے تھے۔وہ بھی تقریریں سننے کے بہانے رات دیر تک ہمارے پاس بیٹھے رہتے تھے۔پھر ان کے گھر بھی آنا جانا شروع ہوگیا جو قریب ہی واقع تھا۔وہ رفع یدین، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام پر مناظروں کے پوسٹر ہمیں دیکھایا کرتے تھے۔ان کا چھوٹا سا بیٹا عبداللہ بھی ہمارے ساتھ مقابلے کرتا رہتا تھا۔فیروز صاحب جلد عبدالرحمٰن صاحب کی باتوں میں آجاتے تھے، لیکن ہم دونوں مل کر انہیں پھر سے سمجھا کر واپس لے آتے۔لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ اسی دوران فیروز صاحب کوئٹہ چلے گئے جبکہ راقم جنوری ۱۹۸۳ء کو ایک کورس کے سلسلہ میں کراچی پہنچ گیا۔لہذا اب میدان صاف تھا اور دلپذیر احمد صاحب اکیلا عبدالرحمٰن صاحب کے ہاتھ چڑ گیا۔

۱۲ جون ۱۹۸۳ء کو راقم کراچی سے ۱۵ دن چھٹی پر گھر پہنچ گیا۔۱۷ جون کو شادی ہوئی اور ۲۶ کو چکلالہ واپس پہنچ آیا۔ لیکن اس بار حالات پہلے سے بہت مختلف تھے، دلپذیر احمد صاحب ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ہماری آپس کی محبت کے سارے خواب چکنا چور ہو چکے تھے۔میں نے ان سے گفت وشنید تو کی لیکن اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

دلپذیر احمد صاحب نے کہا کہ میں نے راولپنڈی کی حد تک تقریباً کوئی مدرسہ نہیں چھوڑا جہاں تحقیق کیلئے نہ گیا ہوں۔ لیکن میرے سوالات کا جواب دینے کے بجائے ہر طرف سے مجھے یہ مشورے ملتے رہے ہیں کہ تم ہماری طرح ۱۵ سالہ نصاب پورا کرو پھر تمہیں خود بخود سمجھ آجائے گی۔میں انہیں کہتا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔آپ نے ۱۵ سال میں جو کچھ پڑھا ہے اسی کی روشنی میں میرے سوالات کا جواب دے دیں۔وہ کہتے کہ نہیں اس طرح آپ کو سمجھ نہیں آسکتی۔لہذا میرے لئے سوائے حق کو قبول کرنے کے اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

اب میرا تو آپ کو بھی یہ مشورہ ہے کہ درایت محمدی مؤلف محمد صاحب جونا گھڑی اور صلوٰۃ الرسول مؤلف حکیم محمد صادق سیالکوٹی کا مطالعہ کریں، پھر بتائیں کہ میں نے تحقیق میں کہاں کہاں غلطی کی ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔میں دن رات مطالعہ میں مصروف ہوگیا۔درایت محمدی چند صفحات پر مشتمل بلند پایہ ایک پمفلٹ تھا۔جس میں سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت پھر حدیث پھر فقہ حنفی کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔جو قرآن وحدیث کے سراسر خلاف تھا۔لہذا مجھے کوئی زیادہ تگ ودو کرنا نہیں پڑی۔

اس طرح ۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو میں نے مسلک اہلحدیث اختیار کرلیا اور نماز جمعہ راولپنڈی جامع مسجد روڈ پر واقع اہلحدیث مسجد میں پڑھنا شروع کردی۔یہ وہی مسجد اور وہی اہلحدیث تھے جن کے بارے ایک دور میں ھارون صاحب نے کہا تھا کہ اہلحدیث منسوخ سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔

ڈیڑھ ماہ بعد میں دوبارہ دو ماہ کیلئے گھر پہنچ گیا۔میرے دل میں بجائے کسی ڈر اور خوف کے ایک جوش اور ولولہ تھا، البتہ مصلحت کے تحت گھر والوں سے تھوڑا دور ہو کر نمازیں پڑھ لیتا تھا، جبکہ گھر سے باہر سب کے سامنے سر سے ٹوپی اتار کر ننگے سر نماز پڑھتا تھا۔لوگوں کیلئے رفع یدین چونکہ ایک نئی بات تھی لہذا وہ غور غور سے دیکھتے رہتے تھے۔چند دنوں بعد والد صاحب کو بھی پتہ چل گیا تو وہ بہت پریشان ہوئے اور فوراً مولوی ولی محمد صاحب کے پاس پہنچے اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔مولوی صاحب کہنے لگے کہ اہلحدیث ہوگیا ہوگا اگر ایسا ہی ہے تو پھر اہلحدیث ہم سے بہت اچھے ہیں لیکن ننگے سر نماز نہ پڑھے۔

اب خطرہ ٹل گیا تھا، لہذا میں نے زور وشور سے تبلیغ شروع کردی۔لوگ بھاگم بھاگ مولوی صاحب کے پاس پہنچتے اور ان سے سوال وجواب کرتے۔مولوی صاحب پریشان ہوگئے کہ اب لوگوں کو کس طرح مطمئن کیا جائے۔میرے علم میں یہ بات اس وقت آئی جب ماسٹر میر زمان صاحب کی ہمشیرہ فوت ہوگئی۔جنازہ پڑھانے کے فوراً بعد مولوی صاحب نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ برخوردار اماموں کا منکر ہوگیا ہے لہذا اس سے کوئی بات چیت نہ کی جائے۔میں اس اچانک اور

غیر متوقع گفتگو کا اس مقام پر کوئی جواب نہ دے سکا۔

جب جنازہ دفن ہونے لگا تو میں اور مولوی صاحب آمنے سامنے ہو گئے۔ پہلے تو مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی لیکن جلد ہی مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک یا تین شمار ہوں گی پر آ کر بات پھنس گئی۔ مولوی صاحب نے کھڑی والے امیر احمد صاحب کو کہا کہ میرے گھر میں فلاں جگہ ایک کتاب رکھی ہوئی ہے وہ جا کر لے آئیں۔ جب کتاب لائی گئی تو وہ مولوی محمد شفیع صاحب کا لکھا ہوا معارف القرآن تھا۔ اس میں وہ تمام احادیث جن پر میں پہلے ہی زبانی طور پر مفصل بحث کر چکا تھا موجود تھیں، البتہ تشریح میں لکھا ہوا تھا کہ جمہور نے اس طرح کہا اور فقہاء نے اس طرح کہا۔

میں نے مولوی صاحب کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ میں صرف قرآن و احادیث کا پابند ہوں جو آپ کے سامنے ہیں۔ اگر جمہور یا فقہاء کی طرف جاؤں تو پھر تو بہشتی زیور میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ کتا، بندر، بلی جن کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔ (بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۸۱ مسئلہ ۲۳) مولوی صاحب کہنے لگے اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے؟ میں نے کہا پھر آپ چمڑوں کے کارخانے کیوں نہیں لگا لیتے۔

اب سامعین سمجھ چکے تھے کہ بات اتنی آسان نہیں ہے، میرے والد صاحب نے مولوی صاحب کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ اس وقت اگر آپ یہ نہ کہتے کہ اہلحدیث ہم سے اچھے ہیں تو سب سے پہلے میں کاروائی کرتا۔ مولوی صاحب نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جانے کی فکر میں تھے، لہذا مولوی افتخار احمد صاحب کے والد صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ تین گھنٹے تو ہو گئے ہیں نہ آپ مانتے ہیں اور نہ یہ مانتا ہے، لہذا اب اس بات کو ختم کرو۔ یوں یہ پہلا معرکہ بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔

یہ وہ دور تھا جب پوری ویلی میں اہلحدیث کا نام و نشان نہیں تھا۔ جبکہ پنجاب میں اگر کوئی بریلویوں کی مسجد میں رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھ لیتا تو وہ مسجد کی چٹائیوں تک دھویا کرتے تھے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اکرم تھا کہ مولوی ولی محمد صاحب اہلحدیث کے متعلق نرم گوشہ رکھتے تھے۔ اگر وہ بھی اس طرح کا فتویٰ دے دیتے تو پھر خیر نہیں تھی۔

۱۴ دسمبر ۱۹۸۳ء کو میں دوبارہ کراچی پہنچ گیا۔ اب کی بار مولوی امیر اللہ خان صاحب توحیدی کی توحید پھیکی پڑ چکی تھی۔ لہذا نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے جامع مسجد الفاروق اہلحدیث ماڈل کالونی کا رخ کیا۔ یہ وہی مسجد اور وہی اہلحدیث تھے جنہیں ۱۹۸۱ء کی دہائی میں راقم رد کر چکا تھا۔ لیکن اس بار ان کا عمل نہیں بلکہ علم کام کر رہا تھا۔ یہاں پر کراچی کے مشہور و معروف عالم عبدالغفار اعوان، عبداللہ ناصر رحمانی صاحب، جامع ابوبکر کراچی کے مختلف اساتذہ اور کئی دوسرے علماء جن میں مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ بھی شامل ہیں کو سننے کے مواقع ملے۔ میں اہلحدیث ٹرسٹ صدر بھی جایا کرتا تھا۔ علاوہ ازیں پروفیسر کمال عثمانی امیر حزب اللہ (اہلحدیث) کیماڑی، توحیدی جماعت کے ایکس کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی اور عبدالرحمٰن سلفی امیر غربا اہلحدیث سے بھی ملاقاتیں کر کے ہر ایک کا نقطہ نظر جاننے کی بھی کوششیں کی گئی۔ بدیع الدین شاہ راشدی، محب اللہ شاہ راشدی اور محمد حسین صاحب شیخوپوری بھی کتابی تعلق کی بنا پر میری محبوب شخصیات میں سے تھے۔

۳۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو مجھے پتہ چلا کہ میرپورہ (پرنئ) کے سنیئر مدرس مظفر خان صاحب اور فلاکاں کے دوکاندار حاجی منگتا خان صاحب بھی اہلحدیث ہو گئے ہیں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ مظفر خان صاحب گورنمنٹ ہائی سکول میرپورہ میں چھٹی سے دسویں کلاس تک میرے استاد رہے ہیں۔ بعد ازاں ہائی سکول جبڑ میں وہ میرے بچوں کے بھی استاد تھے۔ میں نے مظفر خان صاحب کو ایک خط لکھا جس کا جواب ۲۶ دسمبر ۱۹۸۴ء کو انہوں نے دیا۔ جس میں لکھا کہ آپ کا خط پڑھا اور ساتھ ہی ارسال کردہ پمفلٹ بھی نظر سے گزرا، ہر حال ''ہدایت'' اللہ کے پاس ہے جسے چاہے دیدے۔ آپ کے متعلق میں نے ماسٹر عبدالرشید بٹ صاحب سے سنا تھا کہ وہ اہلحدیث

مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس کے بعد مظفر خان صاحب نے اپنے اہلحدیث ہونے کی پوری روئیداد بیان کی ہوئی ہے۔

میں نے انہیں دوسرا خط لکھا۔ جس کا جواب مظفر خان صاحب نے ۴ فروری ۱۹۸۵ء کو دیا۔ انہوں نے لکھا کہ شیطان نے اس امت کو گمراہ کرنے کیلئے پہلا وار ہی یہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی چھڑا کر غیر نبی کی تقلید پر آمادہ کر لیا، بس اتنی بات ہی کافی ہے۔ آپ نے خط میں لکھا ہے کہ ہمیں متحرک ہو کر ایک جماعت بنانی چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا دین پھیلے۔ اس سلسلہ میں انبیاء کرام علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کی مثالیں بھی آپ نے بیان کی ہیں۔ عزیزم بات یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں تعلیم بالکل نہیں، دوسرا یہ کہ لوگ سیکڑوں سال سے تقلید کے حامی ہیں۔ اگر ہم ان سے الگ ہوئے تو وہ ہماری بات تک نہیں سنیں گے کیونکہ ہمارے جاہل اور مقلد علماء جن پر لوگوں کو اعتماد ہے انہیں گمراہ کر دیں گے۔ آپ کے جذبات قابل قدر ہیں مگر سب لوگوں کی سمجھ ایک جیسی نہیں ہوتی۔

مظفر خان صاحب کے اس اظہار خیال سے میں سمجھ گیا کہ ہم ایک دوسرے کے مطلب کے آدمی نہیں ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دے دی ہے تو پھر انہیں لوگوں کی فکر کے بجائے اپنے حصہ کا کام کرنا چاہیئے تھا۔ جس کی بروز قیامت باز پرس ہوگی۔ ہم اگر اس طرح اپنی مرضی سے فیصلے کریں گے تو دنیا کی کامیابی تو شاید ممکن ہو لیکن آخرت کی کامیابی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَذَكِّرْ، اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیۃ ۲۲/۲۱) (اے رسول) پس آپ نصیحت کرتے رہیئے، آپ تو بس نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

۱۴ جنوری ۱۹۸۶ء کو میں کراچی سے سیالکوٹ پہنچ گیا۔ یہاں پر بتیس کتابوں کے مصنف حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی ڈپٹی باغ، پروفیسر ساجد میر (موجودہ سینیٹر) میانہ پورہ، پروفیسر یوسف سجاد گوہد پور اور قاری محمد یعقوب صاحب مراد پور کے پیچھے نماز جمعہ کی ادائیگی رہی۔ جامع صدیقیہ سیالکوٹ کے شیخ الحدیث محمد علی جانباز، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور حبیب الرحمٰن یزدانی صاحب کو زیادہ تر جلسوں میں دیکھا اور سنا گیا، احسان الٰہی ظہیر کی وفات کے بعد ان کے والد ظہور الٰہی اور بھائی فضل الٰہی صاحب سے بھی ملاقات کا شرف رہا۔

جبکہ گھر جاکھ گجرانوالہ کے خالد گھر جاکھی صاحب کے چرچے تو ان کے گھر تک بھی لے گئے۔ خالد صاحب کے عطا کردہ بہت سے پمفلٹ اور مجلّے آج بھی راقم کے پاس موجود ہیں، جن میں ۱۲۰ علماء دیوبند جو حنفیت سے تائب ہو کر اہل حدیث مذہب میں آئے کا تذکرہ اور جماعت المسلمین کے خلاف لکھا گیا مواد بھی ہے۔ جب خالد صاحب سے پروفیسر کمال عثمانی امیر حزب اللہ کیماڑی کراچی والے کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے کہ ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ گدھے کے اوپر کتابیں ہوں۔

۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کو راقم پشاور پہنچ گیا۔ یہاں پر حویلیاں والے مولوی عبدالسلام صاحب خطیب مسجد اہل حدیث پشاور صدر، عبدالعزیز نورستانی صاحب جامع اثریہ اور تہکال بالا حزب اللہ والوں کی مسجد سرفہرست رہیں۔ تہکال میں یہ واحد مسجد ہے جہاں سال بھر تہجد کی آذان ہوتی ہے۔ یہاں پر میری ملاقات ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بھٹہ ویلج کراچی والے سے ہوئی۔ میں ۱۹۸۱ء کی دہائی سے اب تک ارضی قبر اور برزخی قبر کے چکروں میں پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ توحیدی جماعت والوں نے مجھے یہ سبق پڑھا رکھا تھا کہ مردے کو عذاب اس زمینی قبر میں نہیں بلکہ برزخی قبر میں ہوتا ہے۔ عبدالرشید صاحب اس عقیدہ سے نئے نئے توبہ تائب ہوئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے بھی سمجھانے کی کوشش کی، لیکن میری سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا۔ تب انہوں نے کراچی سے عبداللہ دامانوی صاحب کی لکھی ہوئی الدین الخا لص پہلی اور دوسری جلد مجھے منگوا کر دی۔ الحمدللہ اس کی پہلی ہی جلد کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دے دی اور میں اسی ارضی قبر میں عذاب کا قائل ہو گیا۔

ابھی اس چنگل سے آزاد ہوئے تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ نوشہرہ (اضاخیل بالا) کے ایک پرانے ساتھی عبدالحکیم

صاحب نے جامشورو (حیدرآباد) سے ایک خط لکھا کہ یہاں میرے ساتھ واپڈا میں جماعت المسلمین کے چند ارکان رہتے ہیں۔ جو مجھ پر سوال و جواب کرتے رہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان سوالات کا جواب دے دیں۔ یہ ملحوظ رہے کہ عبدالحکیم صاحب میری ہی دعوت پر دیو بندی سے اہلحدیث ہوئے تھے۔ میں نے جواب تو تیار کر لیا لیکن روانہ کرنے سے قبل ہی عبدالحکیم صاحب پشاور کے امیر رضوان اللہ صاحب کو لے کر ملنے کیلئے آ گئے۔ تقریباً دو گھنٹے کی گفت و شنید کے بعد وہ دو عدد کتابیں خلاصہ تلاش حق اور التحقیق فی جواب تقلید دے کر چلے گئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا گئے کہ نماز جمعہ ہم گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ کی مسجد میں ادا کرتے ہیں۔

اب میں ایک بار پھر ایک نئی الجھن میں پڑھ کر دن رات ان کتابوں کے مطالعہ میں مگن ہو گیا۔ ۱۹۶۵ء کی دہائی میں لکھی جانے والی یہ وہ مایہ ناز کتابیں ہیں جو جماعت المسلمین کی بنیاد میں شامل ہیں اور آج تک ان کا جواب علماء حنفیہ کی طرف سے سامنے نہیں آ سکا ہے۔ میں نے ان کتابوں کا خوب مطالعہ کیا، مجھے سخت افسوس ہوا کہ یہ کتابیں پہلے کیوں میسر نہ آ سکیں۔

بہر حال حسب وعدہ میں اگلے جمعہ ان کے پاس پہنچ گیا۔ خطبہ شروع ہوا تو میں دس افراد بیٹھے دیکھ کر سوچوں میں گم ہو گیا۔ میرے تصورات میں اہلحدیث حضرات کی بہت بڑی بڑی لائبریریاں، کئی کنال پر پھیلی ہوئی عالیشان مساجد اور مدرسے، جامع اثریہ پشاور کے مین گیٹ پر کلاشن کوف سے لیس پہرہ دار، پرسنل سیکٹری اور زیر تعلیم اندرونی اور بیرونی ممالک کے طلبہ، سالانہ ایک کروڑ خالی مدرسہ کے اخراجات۔ راولپنڈی ۳۰ کنال پر پھیلی ہوئی جامع مسجد روڑ پر واقع بریلوی حضرات کی مرکزی جامع مسجد اور ہر کنال میں واقع ایک مینار۔ ۶۴ کنال پر پھیلی ہوئی اہلحدیث کی عظیم مذہبی درس گاہ جامع اثریہ جہلم بھی آئی۔

میں یہ اندازے بھی لگا تا رہا کہ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۱۸۶۷ء کو مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے قاسم نانوتوی صاحب نے دارالعلوم دیوبند جسے قاسم العلوم والخیرات بھی کہا جاتا ہے کا افتتاح کیا۔ ۱۲۹۳ھ میں دارالعلوم کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ۱۳۵۰ھ میں طلباء کی تعداد ۹۱۵ تھی۔ آج دارالعلوم کے احاطہ میں کئی لاکھ عمارتیں کھڑی ہیں۔ ۲۳۰ بڑی بڑی درس گاہیں، آٹھ ہوسٹل، تقریباً ۴۰۰ حجرے اور مطالعہ کیلئے کتب خانے ہیں۔

اسی دوران امام ممبر سے اتر آیا تھا۔ اقامت کے بعد صفیں درست ہونا شروع ہو گئیں، میں نے زندگی میں پہلی بار ٹخنے سے ٹخنہ اور کندھے سے کندھا ملا ہوا دیکھا، مجھے کچھ حوصلہ ہوا، امام کی آمین کے ساتھ مقتدیوں کی آمین اور مقتدیوں کی سورۃ فاتحہ پڑھنے کیلئے امام کے سکتے اور سکون کے ساتھ رفع یدین نے میرے اندر ایک ہیجانی کیفیت بھی پیدا کر دی تھی۔ کیونکہ صفیں سیدھی نہ کرنا، کندھے سے کندھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانے کے بجائے پاؤں کی انگلیاں ملائے رکھنا، ننگے سر نماز پڑھنا، ہاتھ گردن سے لٹکائے پاؤں پھیلا کر کھڑا ہونا، امام کی آمین سے پہلے ہی مقتدیوں کا آمین کہہ دینا، رفع یدین ایسے کرنا جیسے مکھی اُڑائی جا رہی ہو، جمعہ کی نماز میں امام کے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی (الاعلیٰ ۱) پڑھنے پر مقتدیوں کا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی کہنا اور ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (الغاشیۃ ۲۶) کے جواب میں مقتدیوں کا اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا کہنا اہل حدیث حضرات کا عام معمول تھا۔

اہلحدیث حضرات کی بداعمالیاں اور بے عملیاں اپنی جگہ، لیکن بیگانی مسجد اور دس افراد کا معاملہ بھی خاصا پریشان کن تھا۔ لہٰذا آئندہ کیلئے میں کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر کی پالیسی پر گامزن ہو گیا۔ میرا سکون برباد ہو چکا تھا، لیکن عبدالسلام صاحب بھی اب سکون میں نہیں تھے۔ میں ان سے طرح طرح کے سوالات کرتا، جن میں بہت بری طرح وہ ناکام ہوتے۔

ایک دن بعد از نماز جمعہ میں نے ان سے سوال کیا کہ قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمین رکھا ہے۔ پھر رفع یدین، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام کے قائلین ہندو پاک میں اہل حدیث، سری لنکا میں توحیدی، سوڈان میں انصار السنہ والمحمد یہ، افغانستان میں اشاعت الی القرآن والسنہ (اہلحدیث) اور بلاد عرب میں سلفی کیوں کہلاتے ہیں؟ عبدالسلام صاحب کہنے لگے یہ ایسا ہی ہے جیسے تم کشمیری اور میں ہزاروی۔

میں مسجد سے نکل کر ابھی تھوڑا ہی دور گیا تھا کہ پیچھے سے ایک نوجوان بولا آپ مولوی صاحب کی بات سے خاموش کیوں ہوگئے۔ میں نے کہا تو اور کیا کرتا؟ کہنے لگا میں نے سمجھا شاید آپ مطمئن ہوگئے ہیں۔ پھر اپنا تعارف کراتے ہوئے بولا میرا نام الیاس شاہ ہے، سول کوارٹر میں رہتا ہوں۔ وزارت مذہبی امور اسلام آباد میں جماعت المسلمین کے یحییٰ قریشی صاحب کے ساتھ ملازمت کرتا ہوں۔ میں بھی تحقیق کر رہا ہوں۔ لہٰذا ان شاء اللہ آئندہ ہر جمعہ کو ہم ایک دوسرے کو اپنی تحقیق سے آگاہ کیا کریں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔

چھ ماہ اسی کشمکش میں گزر گئے۔ جماعت المسلمین والے ملتے تو کہتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (اے ایمان والو) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، (اس قرآن سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ تم جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹے رہنا۔ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا اور تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔ وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتیٰ کہ جب تمہیں موت آئے (تو) اسی حالت میں (موت آئے کہ تم کسی فرقہ میں شامل نہ ہو)۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اہلحدیث حضرات سے ملاقات ہوتی تو وہ کہتے (۱) فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (مرسلت ۵۰) اب اس (قرآن) کے بعد یہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے۔ اس آیت میں قرآن مجید کو "حدیث" کہا گیا ہے لہذا ہم اہلحدیث ہوئے۔ (۲) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا (زمر ۲۳) اللہ نے بہترین بات ایک کتاب کی شکل میں نازل کردی ہے۔ اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ (صحیح مسلم) بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔ اہلحدیث حضرات کہتے کہ اس آیت و حدیث میں "حدیث" قرآن مجید کو کہا گیا ہے لہذا اہلحدیث نام ثابت ہوگیا۔

میں اندر ہی اندر سے عجیب کوفت میں مبتلا تھا۔ میرا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا تھا۔ کیونکہ میں نئے نئے تجربے کر کر کے اب بہت تھک چکا تھا۔ مجھے جماعت المسلمین کے محمد نواز جدون صاحب آف بگنوتر (ایبٹ آباد) اور حکیم محمد یٰسین صاحب بکھر والے کی خیر خواہی بھی اچھی نہیں لگتی تھی۔ وہ دین اسلام کی باتیں بتاتے، لیکن ان کی باتیں میرے دماغ سے ٹکرا کر ہوا میں تحلیل ہو جاتی تھیں۔ ایک بار واپسی پر میں نے محمد نواز صاحب سے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا وہ کہنے لگا ملاقات یا سفر پر روانگی کے علاوہ مصافحہ نہیں ہے۔ مجھے بہت غصہ آیا میں نے کہا اگر ہاتھ ملا لیا تو کیا حرج ہے؟

اس کے کچھ عرصہ بعد میں اور محمد نواز صاحب اہلحدیث مسجد صدر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ مغرب کی آذان شروع ہوگئی، دونوں مسجد میں داخل ہوئے۔ میں نے وضو کیا اور جماعت میں شامل ہوگیا۔ اپنے ساتھ والے بندے سے پاؤں ملایا لیکن اُس نے اپنا پاؤں تھوڑا دور کر دیا، دوبارہ کوشش کی مگر اس نے پاؤں اور سمیٹ لئے۔ سنت کی اس خلاف ورزی پر میرے اندر جیسے ایک لاوہ ابلنے لگا، ضمیر پکار پکار کر دہائی دے رہا تھا کہ نماز توڑ کر ان سے الگ ہو جاؤ، لیکن ہمت نہیں ہوئی۔ ابھی اس کیفیت سے سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ امام کی وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر مقتدیوں نے امام سے پہلے ہی آمین کہہ دیا۔ اس کے بعد تو مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد میں بوجھل دماغ، بھاری جسم اور لڑکھڑاتے پاؤں مسجد کے صحن میں پہنچا، دیکھا تو نواز صاحب ابھی تک فرض نماز پڑھ رہا تھا۔

میں نے سنتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ میری ساری سوچیں سمٹ کر میرے اندر جمع ہوگئی تھیں۔ میں انتہائی پریشانی کی حالت میں تھا۔ شاید کہ میری ہدایت کا وقت قریب آن پہنچا تھا۔ نواز صاحب نماز سے فارغ ہو کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا اہل حدیث حق پر ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا پھر آپ نے ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟ میں نے کہا ان شاء اللہ یہ میری ان کے ساتھ آخری نماز تھی۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ جماعت المسلمین متشدد ہے۔ وہ سوچیں کہ کیا تشدد اسی چیز کا نام ہے؟ یہ جنوری ۱۹۹۱ء تھا۔

اب میں دو کے بجائے ایک کشتی پر سوار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اسلام کیلئے کھول دیا تھا۔ میں ان دس افراد کو یوں سمجھنے لگا تھا جیسے پورا پشاور ان ہی سے آباد ہے۔ میں محمد نواز صاحب اور حکیم محمد یٰسین صاحب کو اب تلاش کرنے لگا تھا۔ مجھے ان سے عجیب سی محبت ہونے لگی تھی اور ان کی غیر موجودگی مجھے تنہائی کا احساس دلانے لگی تھی۔ میں ان دونوں حضرات کی قربانیوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ محمد یٰسین صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

گھر روانگی سے قبل راولپنڈی میں بھائی ھارون صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا ۔انہوں نے کہا کہ جو مرضی کرو لیکن لوگوں پر یہ بات ظاہر نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ اگر اسی حالت میں میری موت واقع ہوگئی تو کیا ہوگا؟ لوگ جتنا مرضی میرا مذاق اُڑائیں میں انہیں گواہ بناؤں گا۔ گاؤں میں پہنچا تو جو لوگ کل تک یہ کہتے تھکتے نہیں تھے کہ اس سے اگلے قدم پر تو قادیانیت ہے، وہی کہنے لگے کہ اسے تو اہل حدیث اچھے تھے۔ دوست واحباب اصرار کرنے لگے کہ اب اگلہ اسٹاپ کونسا ہوگا؟ حالانکہ متبع قرآن و حدیث آگے نہیں بلکہ چودہ سو سال پیچھے پہنچا ہوتا ہے۔

مجھے بچپن ہی سے مطالعہ کا شوق تھا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ شوق جنون میں تبدیل ہوگیا تھا۔ کتاب سے بہتر دنیا میں کوئی دوست اور خیر خواہ نہیں۔ میں کسی بھی کتاب کو غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز نہیں کرتا۔ کتاب شروع کردوں تو پھر اس کے اختتام تک چین سے نہیں بیٹھتا۔ ایک کتاب کو بار بار پڑھنے کا عادی ہوں۔ مجھے کبھی بھی اس بات سے کوئی سروکار نہیں رہا کہ یہ کس مکتبہ فکر کی کتاب ہے۔ بلکہ میں ان کتابوں کے ذریعے اپنی اور اپنے مخالفین کی اصلاح پر یقین رکھتا ہوں۔ مجھے ہر دور میں زیادہ دلچسپی ان کتابوں میں رہی ہے جو ہمارے خلاف لکھی گئی ہوں۔ میں نے غلام احمد پرویز (منکرین حدیث) اور اہل تشیع کی بھی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوا ہے ۔لہذا باقی مذاہب ومسالک کی کتابوں کا اندازہ خود لگا لیجئے۔

جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کرنے تک میں ہر شب جمعہ باقاعدگی سے تبلیغی مرکز میں بھی جایا کرتا تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کی سوچ اور فکر کے سامنے سب کچھ ہیچ ہے۔ اپنا بستر خود اٹھانا، جان، مال اور وقت کی قربانی یہ ایسے جذبے ہیں جو دھڑکتے دلوں میں فلاح انسانیت کی تڑپ کو زندہ رکھتے ہیں۔ اور یہی جذبے میری غیرت کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ حالانکہ میں نماز ان کے پیچھے نہیں پڑھتا تھا۔

تبلیغ پھولوں کی سیج نہیں بشرط کہ تبلیغ مذہب ومسلک کے بجائے خالص دین اسلام کی ہو، لیکن یہ بھی بڑی ذلت، رسوائی اور شرمندگی کی بات ہے کہ مسلم اور اسلام کے دعویدار سوئے ہوئے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ قَالَ بَلِّغُو اعَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃَ۔ (صحیح بخاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچادو اگر چہ وہ ایک ہی آیت ہو۔

سورۃ یٰسین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی غرض سے ایک گاؤں میں دو رسول بھیجے۔ لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے تیسرے رسول کو ان کی مدد کیلئے بھیجا۔ ان تینوں نے کہا ہم یقیناً تمہاری طرف رسول (بنا کر بھیجے گئے) ہیں اور ہمارے ذمہ تو بس صاف صاف (اللہ کے پیغام کو) پہنچا دینا ہے۔ (گاؤں والوں نے کہا) ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم (اپنی تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کردیں گے۔ (رسولوں نے کہا) اگر تم کو نصیحت کی گئی تو کیا (تم سمجھتے ہو نحوست نصیحت کی وجہ سے آئی ہے؟ نہیں) بلکہ (نحوست تمہارے برے اعمال کا نتیجہ ہے) تم لوگ (فسق وفجور میں) حد سے بڑھ گئے ہو۔ (اسی اثناء میں) شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو (یعنی) ایسے لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے اجرت نہیں مانگتے اور سیدھے راستہ پر چل رہے ہیں۔

(پھر اپنی بات کو اور واضح کرتے ہوئے اس نے کہا) اور مجھے کیا (عذر) ہے کہ میں اس ہستی کی عبادت نہ کروں جس

نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ کیا میں اس کے علاوہ ایسوں کو الہٰ بناؤں کہ اگر مجھے رحمٰن نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آ سکے اور نہ وہ مجھ کو (اللہ کے عذاب سے) چھڑا سکیں۔ اس صورت میں تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ میں تو تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں لہٰذا تم میری بات سنو۔ (لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ قبر میں جب اس سے) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا، اس نے کہا کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کر دیا ہے۔

اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس گاؤں کو نیست و نابود کر دیا اور آیت نمبر ۳۰ میں فرمایا: بندوں پر افسوس ہے کہ جب (بھی) ان کے پاس رسول آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اُڑاتے رہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد جب حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلوایا۔ حضرت عبداللہ بن سلام گھر کے اندر چھپ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہودیوں سے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے۔ انہوں نے کہا وہ ہمارا سردار ہے۔ ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ وہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور ہم سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ وہ ہم سب سے بہتر ہے اور ہم سب سے بہتر کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا بتاؤ اگر وہ مسلم ہو جائے۔ کہنے لگے حاشا للہ وہ ہرگز مسلم نہیں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی سوال کیا اور یہودیوں نے ہر بار یہی جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن سلام باہر آؤ۔ عبداللہ بن سلام باہر آئے اور کہا اے گروہ یہود اللہ سے ڈرو کیونکہ قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے شک تم جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور حق کے ساتھ آئے ہیں۔ یہودی کہنے لگے تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم سب سے بدتر اور سب سے بدتر کے بیٹے ہو۔ پھر بہت کچھ ان کے (خود ساختہ) عیوب بیان کرنے لگے۔

بس یہی وہ عمل ہے جس کی بنیاد ہی میں شیطان فساد ڈال دیتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر ایک اللہ اور ایک رسول کے ماننے والوں میں تیرا مذہب میرا مذہب، تیرا مسلک میرا مسلک، تیرا امام اور میرا امام کا اختلاف بھی نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اللہ اور خدا نام کا جھگڑا، دین اور مذہب کا جھگڑا، مسلم اور مسلمان کا جھگڑا، قیاس اور اجتہاد کو دین اسلام میں داخل کرنے کا جھگڑا، غرض یہ کہ فساد ہی فساد ہیں۔

بہر حال میری روئیداد پڑھنے کے بعد اب میری یہ پکار ہر اس گروہ کیلئے ہے جو قرآن و حدیث کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ میں انہیں دعوت دوں گا کہ وہ اس گہری نیند سے بیدار ہوں جس میں صدیوں سے وہ مستغرق ہیں۔ میرا ضمیر اور احساسِ فرض مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو جھنجوڑوں جو شیخ القرآن اور شیخ الحدیث ہو کر بھی مذہبی قیادت کے فیصلوں کا انتظار کر رہے ہیں جس نے انہیں فکری، اجتماعی اور دینی پسماندگی سے دوچار کر دیا ہے۔ جو اپنی اپنی دوکانیں سجائے لوگوں کو سہانے خواب دیکھا رہے ہیں۔

کیا فرقہ پرست علماء یہ نہیں جانتے کہ قبر میں مَا مَذْهَبُكَ نہیں مَا دِيْنُكَ کے بارے میں سوال ہوگا؟ اگر جانتے ہیں تو پھر لوگوں کو مذاہب و مسالک میں کیوں جکڑے ہوئے ہیں؟ میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا مرنے کے بعد لوگ انہیں بریلوی مسلمان، دیوبندی مسلمان یا اہلحدیث مسلمان کے نام سے یاد کریں گے یا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۔۔۔۔۔الخ (صحیح مسلم) کہا کریں گے؟ اگر اب تک وہ سمجھ چکے ہیں کہ ان کی مکاریاں اس دنیا ہی میں رہ جائیں گی تو پھر اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہہ کر جائیں تا کہ اگلے جہاں میں بے مقصد لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (الحجر۲) کہنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ آمین یا رب العالمین۔ مؤلف۔